ارشاد باری تعالیٰ

لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ
وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ
اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْکُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ
(سورۃ البقرہ:285)

ترجمہ: اللہ ہی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور خواہ تم اسے ظاہر کرو جو تمہارے دلوں میں ہے یا اسے چھپاؤ، اللہ اس کے بارہ میں تمہارا محاسبہ کرے گا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 67

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADAR Qadian

شمارہ 46

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

6 ربیع الاوّل 1440 ہجری قمری • 15 نبوت 1397 ہجری شمسی • 15 نومبر 2018ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 9 نومبر 2018 کو مسجد بیت الفتوح، مورڈن (لندن، برطانیہ) سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اسکا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کشتی نوح میں ہماری تعلیم کا جو حصہ ہے وہ ضرور ہر ایک احمدی کو پڑھنا چاہئے بلکہ پوری کشتی نوح ہی پڑھنی چاہئے

اے عقلمندو! یہ دنیا ہمیشہ کی جگہ نہیں تم سنبھل جاؤ

تم ہر ایک بے اعتدالی کو چھوڑ دو ہر ایک نشہ کی چیز کو ترک کرو انسان کو تباہ کرنے والی صرف شراب ہی نہیں بلکہ

افیون، گانجا، چرس، بھنگ، تاڑی اور ہر ایک نشہ جو ہمیشہ کیلئے عادت کرلیا جاتا ہے وہ دماغ کو خراب کرتا اور آخر ہلاک کرتا ہے سو تم اس سے بچو

کشتی نُوح سے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے ارشاداتِ عالیہ

کوشش کرو کہ پاک ہو جاؤ کہ انسان پاک کو تب پاتا ہے کہ خود پاک ہو جاوے مگر تم اس نعمت کو کیونکر پا سکو اس کا جواب خود خدا نے دیا ہے جہاں قرآن میں فرماتا ہے **وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ** یعنی نماز اور صبر کے ساتھ خدا سے مدد چاہو۔ نماز کیا چیز ہے وہ دعا ہے جو تسبیح تحمید تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ تضرع سے مانگی جاتی ہے۔ سو جب تم نماز پڑھو تو بے خبر لوگوں کی طرح اپنی دعاؤں میں صرف عربی الفاظ کے پابند نہ رہو کیونکہ ان کی نماز اور ان کا استغفار سب رسمیں ہیں جن کے ساتھ کوئی حقیقت نہیں لیکن تم جب نماز پڑھو تو بجز قرآن کے جو خدا کا کلام ہے اور بجز بعض ادعیہ ماثورہ کے کہ وہ رسول کا کلام ہے باقی اپنی تمام عام دعاؤں میں اپنی زبان میں ہی الفاظ متضرعانہ ادا کرلیا کرو تا ہو کہ تمہارے دلوں پر اُس عجز و نیاز کا کچھ اثر ہو۔ پنجگانہ نمازیں کیا چیز ہیں وہ تمہارے مختلف حالات کا فوٹو ہے تمہاری زندگی کے لازم حال پانچ تغیر ہیں جو بلا کے وقت تم پر وارد ہوتے ہیں اور تمہاری فطرت کیلئے اُن کا وارد ہونا ضروری ہے۔ (۱) پہلے جب کہ تم مطّلع کئے جاتے ہو کہ تم پر ایک بلا آنے والی ہے مثلاً جیسے تمہارے نام عدالت سے ایک وارنٹ جاری ہوا یہ پہلی حالت ہے جس نے تمہاری تسلّی اور خوشحالی میں خلل ڈالا سو یہ حالت زوال کے وقت سے مشابہ ہے کیونکہ اس سے تمہاری خوشحالی میں زوال آنا شروع ہوا اس کے مقابل پر نماز ظہر متعین ہوئی جس کا وقت زوال آفتاب سے شروع ہوتا ہے۔

(۲) دوسرا تغیر اُس وقت تم پر آتا ہے جب کہ تم بلا کے محل سے بہت نزدیک کئے جاتے ہو مثلاً جب کہ تم بذریعہ وارنٹ گرفتار ہو کر حاکم کے سامنے پیش ہوتے ہو یہ وہ وقت ہے کہ جب تمہارا خوف سے خون خشک ہو جاتا ہے اور تسلی کا نور تم سے رخصت ہونے کو ہوتا ہے سو یہ حالت تمہاری اُس وقت سے مشابہ ہے جب کہ آفتاب سے نور کم ہو جاتا ہے اور نظر اُس پر جم سکتی ہے اور صریح نظر آتا ہے کہ اب اس کا غروب نزدیک ہے۔ اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز عصر مقرر ہوئی۔

(۳) تیسرا تغیر تم پر اُس وقت آتا ہے جو اس بلا سے رہائی پانے کی بکلّی امید منقطع ہو جاتی ہے مثلاً جیسے تمہارے نام فرد قرارداد جرم لکھی جاتی ہے اور مخالفانہ گواہ تمہاری ہلاکت کے لئے گزر جاتے ہیں یہ وہ وقت ہے کہ جب تمہارے حواس خطا ہو جاتے ہیں اور تم اپنے تئیں ایک قیدی سمجھنے لگتے ہو۔ سو یہ حالت اس وقت سے مشابہ ہے جب کہ آفتاب غروب ہو جاتا ہے اور تمام امیدیں دن کی روشنی کی ختم ہو جاتی ہیں اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز مغرب مقرر ہے۔

(۴) چوتھا تغیر اس وقت تم پر آتا ہے کہ جب بلا تم پر وارد ہی ہو جاتی ہے اور اس کی سخت تاریکی تم پر احاطہ کرلیتی ہے مثلاً جب کہ فرد قرارداد جرم اور شہادتوں کے بعد حکم سزا تم کو سنایا جاتا ہے اور قید کے لئے ایک پولس مین کے تم حوالہ کئے جاتے ہو سو یہ حالت اس وقت سے مشابہ ہے جب کہ رات پڑ جاتی ہے اور ایک سخت اندھیرا پڑ جاتا ہے اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز عشاء مقرر ہے۔

(۵) پھر جب کہ تم ایک مدت تک اس مصیبت کی تاریکی میں بسر کرتے ہو تو پھر آخر خدا کا رحم تم پر جوش مارتا ہے اور تمہیں اُس تاریکی سے نجات دیتا ہے مثلاً جیسے تاریکی کے بعد پھر آخر کار صبح نکلتی ہے اور پھر وہی روشنی دن کی اپنی چمک کے ساتھ ظاہر ہو جاتی ہے سو اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز فجر مقرر ہے اور خدا نے تمہارے فطرتی تغیرات میں پانچ حالتیں دیکھ کر پانچ نمازیں تمہارے لئے مقرر کیں اس سے تم سمجھ سکتے ہو کہ یہ نمازیں خاص تمہارے نفس کے فائدہ کیلئے ہیں پس اگر تم چاہتے ہو کہ ان بلاؤں سے بچے رہو تو تم پنجگانہ نمازوں کو ترک نہ کرو کہ وہ تمہاری اندرونی اور روحانی تغیرات کا ظلّ ہیں۔ نماز میں آنے والی بلاؤں کا علاج ہے تم نہیں جانتے کہ نیا دن چڑھنے والا کس قسم کے قضاء وقدر تمہارے لئے لائے گا پس قبل اس کے جو دن چڑھے تم اپنے مولیٰ کی جناب میں تضرع کرو کہ تمہارے لئے خیر و برکت کا دن چڑھے۔

اے امیرو اور بادشاہو! اور دولتمندو!! آپ لوگوں میں ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں جو خدا سے ڈرتے اور اس کی تمام راہوں میں راستباز ہیں۔ اکثر ایسے ہیں کہ دنیا کے ملک اور دنیا کے املاک سے دل لگاتے ہیں اور پھر اسی میں عمر بسر کرلیتے ہیں اور موت کو یاد نہیں رکھتے۔ ہر ایک امیر جو نماز نہیں پڑھتا اور خدا سے لاپرواہ ہے اُس کے تمام نوکروں چاکروں کا گناہ اس کی گردن پر ہے۔ ہر ایک امیر جو شراب پیتا ہے اُس کی گردن پر ان لوگوں کا بھی گناہ ہے جو اس کے ماتحت ہو کر شراب میں شریک ہیں۔ اے عقلمندو! یہ دنیا ہمیشہ کی جگہ نہیں تم سنبھل جاؤ۔ تم ہر ایک بے اعتدالی کو چھوڑ دو ہر ایک نشہ کی چیز کو ترک کرو انسان کو تباہ کرنے والی صرف شراب ہی نہیں بلکہ افیون، گانجا، چرس، بھنگ، تاڑی اور ہر ایک نشہ جو ہمیشہ کے لئے عادت کرلیا جاتا ہے وہ دماغ کو خراب کرتا اور آخر ہلاک کرتا ہے سو تم اس سے بچو۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ تم کیوں ان چیزوں کو استعمال کرتے ہو جن کی شامت سے ہر ایک سال ہزارہا تمہارے جیسے نشہ کے عادی اس دنیا سے کوچ کرتے جاتے ہیں☆ اور آخرت کا عذاب الگ ہے۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 68 تا 71)

☆ یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے مگر اے مسلمانو! تمہارے نبی علیہ السلام تو ہر ایک نشہ سے پاک اور معصوم تھے جیسا کہ وہ فی الحقیقت معصوم ہیں سو تم مسلمان کہلا کر کس کی پیروی کرتے ہو قرآن انجیل کی طرح شراب کو حلال نہیں ٹھہراتا پھر تم کس دستاویز سے شراب کو حلال ٹھہراتے ہو۔ کیا مرنا نہیں ہے؟ منہ

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

واقفین نو بچے اور بچیوں کی نیک تربیت کی اوّلین ذمہ داری احمدی ماؤں کی ہے، جس کا پہلا قدم انہیں نماز کا عادی بنانا ہے
آپ خود نمازی بنیں گی تو انشاء اللہ بچے بھی آپ کے نیک نمونے سے نمازی بن جائیں گے

بڑے سے لے کر چھوٹے تک صبح فجر کی نماز اس لئے وقت پر نہیں پڑھتے کہ رات دیر تک یا تو ٹی.وی دیکھتے رہے یا انٹرنیٹ پر بیٹھے رہے
آپ بھی اپنے جائزے لیں اور اس پہلو سے اصلاح کی کوشش کریں

ایم.ٹی.اے سے استفادہ کرنا بھی بہت ضروری ہے، یہ خلافت سے وابستگی اور جماعت میں اکائی پیدا کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے
تمام گھر کے افراد مل کر ہر ہفتے کم از کم ایم.ٹی.اے پر خطبہ ضرور سنا کریں، اس کے علاوہ کم از کم ایک گھنٹہ روزانہ ایم.ٹی.اے کے پروگرام بھی دیکھیں

عورتوں کیلئے اسلام کی ایک ضروری تعلیم پردہ ہے اسے بھی ہمیشہ ذہن نشین رکھیں، عورت کی حیا اُس کا حیادار لباس ہے
اس کا تقدس مردوں سے بلاوجہ کے میل ملاقات سے بچنے میں ہے، اس اہم تعلیم پر بھی ہر احمدی عورت کو عمل کرنا چاہئے

سالانہ اجتماع لجنہ اماءاللہ بھارت منعقدہ 12-13-14 راکتوبر 2018ء کے موقع پر
سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خصوصی **پیغام**

پیاری ممبرات لجنہ اماءاللہ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو امسال بھی اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور آپ سب پر اس کے نیک اثرات مرتب فرمائے۔ آمین۔

آپ بہت خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس زمانے کے امام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے اور آپ کے بعد خلافت احمدیہ سے وابستہ ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ ایمان ایک بہت بڑا خزانہ ہے جو خدا کے فضل سے عطا ہوتا ہے۔ ہر مومن مرد اور عورت کو بھرپور کوشش کرنی چاہئے کہ اعمالِ صالحہ کے ذریعہ ایمان میں ترقی کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’ایمان بھی ایک پودا ہے جسے اخلاص کی زمین میں بویا جاتا ہے اور نیک اعمال سے اس کی آبپاشی کی جاتی ہے۔‘‘ (ملفوظات، جلد سوم، صفحہ 623)

نیک اعمال سے مراد وہ تمام اوامر ونواہی ہیں جو اسلام نے ہمیں بتائے ہیں جن کی تعمیل ہر مسلمان پر فرض ہے۔ مثلاً اسلام نے ہر مومن مرد و عورت کو روزانہ پنجوقتہ نمازوں کی تعلیم دی ہے۔ اب تو خدا تعالیٰ کے فضل سے تقریباً ہر احمدی گھر میں واقفین نو بچے اور بچیاں ہیں۔ ان کی نیک تربیت کی اولین ذمہ داری احمدی ماؤں کی ہے جس کا پہلا قدم انہیں نماز کا عادی بنانا ہے۔ آپ خود نمازی بنیں گی تو انشاء اللہ بچے بھی آپ کی نیک نمونے سے نمازی بن جائیں گے۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس عورت نے پانچوں وقت کی نماز پڑھی اور رمضان کے روزے رکھے اور اپنے آپ کو بُرے کام سے بچایا اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری کی اور اس کا کہا مانا ایسی عورت کو اختیار ہے کہ جنت میں جس دروازہ سے چاہے داخل ہو جائے۔
(مسند احمد بن حنبل)

موجودہ دور کی برائیوں میں سے آجکل ٹی.وی، انٹرنیٹ وغیرہ کی بعض برائیاں بھی ہیں اکثر گھروں کے جائزے لے لیں بڑے سے لے کر چھوٹے تک صبح فجر کی نماز اس لئے وقت پر نہیں پڑھتے کہ رات دیر تک یا تو ٹی.وی دیکھتے رہے یا انٹرنیٹ پر بیٹھے رہے۔ آپ بھی اپنے جائزے لیں اور اس پہلو سے اصلاح کی کوشش کریں۔

پھر ایم.ٹی.اے سے استفادہ کرنا بھی بہت ضروری ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمایا ہے جو خلافت سے وابستگی اور جماعت میں اکائی پیدا کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اس بات کو ہر احمدی گھرانے کو یہ لازمی اور ضروری بنانا چاہئے کہ تمام گھر کے افراد مل کر ہر ہفتے کم از کم ایم.ٹی.اے پر خطبہ ضرور سنا کریں۔ اس کے علاوہ کم از کم ایک گھنٹہ روزانہ ایم.ٹی.اے کے دوسرے پروگرام بھی دیکھیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں روحانی، علمی پروگراموں کی ویب سائٹ بھی عطا فرمائی ہے۔ اس سے بھی فائدہ اٹھائیں اور اپنے دینی علم کو وسیع کرنے کی کوشش کریں۔ جن گھروں میں اس پر عمل ہو رہا ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچے اور بڑے سب دین سیکھ رہے ہیں۔ پس آپ میں سے جو بھی اس پہلو سے سست ہیں وہ اپنی سستی دور کریں۔ ان ذرائع کے استعمال سے انشاء اللہ شیطان سے دوری ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی طرف توجہ ہوگی۔ گھروں کے سکون بھی ملیں گے اور اس میں برکت بھی پیدا ہوگی۔ اسی طرح اپنے بچوں کو ذیلی تنظیموں کے پروگرام میں شامل کریں۔ لجنہ کی عہدیدار بھی یاد رکھیں کہ ناصرات اور نوجوان لجنہ کو پیار سے سنبھالنا ہے۔ ان میں دینی کاموں کا شوق اُجاگر کرنا ہے۔

عورتوں کیلئے اسلام کی ایک ضروری تعلیم پردہ ہے اسے بھی ہمیشہ ذہن نشین رکھیں۔ عورت کی حیا اُس کا حیادار لباس ہے۔ اس کا تقدس مردوں سے بلاوجہ کے میل ملاقات سے بچنے میں ہے۔ اس اہم تعلیم پر بھی ہر احمدی عورت کو عمل کرنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’یہ زمانہ ایک ایسا نازک زمانہ ہے کہ اگر کسی زمانہ میں پردہ کی رسم نہ ہوتی تو اس زمانہ میں ضرور ہونی چاہئے تھی کیونکہ کل جُگ ہے اور زمین پر بدی اور فسق و فجور اور شراب خواری کا زور ہے اور دلوں میں دہریہ پن کے خیالات پھیل رہے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے احکام کی دلوں میں سے عظمت اُٹھ گئی ہے۔ زبانوں پر سب کچھ ہے اور لیکچر بھی منطق اور فلسفہ سے بھرے ہوئے ہیں مگر دل روحانیت سے خالی ہیں۔ ایسے وقت میں کب مناسب ہے کہ اپنی غریب بکریوں کو بھیڑیوں کے بنوں میں چھوڑ دیا جائے۔‘‘ (لیکچر لاہور، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 174)

پس ان تمام نصائح پر عمل کرنے اور ایمان وایقان میں ترقی کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ کرے کہ ہر احمدی عورت اپنے خاوند اور بچوں کے حقوق ادا کرنے والی اور ان کی صحیح تربیت کرنے والی ہو۔ ان کو نیک ماحول میں پروان چڑھانے والی ہو اور اس طرح ابدی جنتوں کی وارث ٹھہرے۔ آمین۔

والسلام خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میرا عقیدہ ہے اور لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ پر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے...... میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا خدا اور رسول پر وہ یقین ہے کہ
اگر اس زمانہ کے تمام ایمانوں کو ترازو کے ایک پلہ میں رکھا جائے اور میرا ایمان دوسرے پلہ میں تو بفضلہٖ تعالیٰ یہی پلہ بھاری ہوگا

(کرامات الصادقین، روحانی خزائن، جلد 7، صفحہ 67)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالب دعا:
SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک حقیقی احمدی بننے کیلئے بعض شرائط رکھی ہیں، بعض ذمہ داریاں ڈالی ہیں
بعض فرائض کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اگر ان پر عمل کرو گے، ان کو ادا کرو گے تو تبھی حقیقی رنگ میں میری جماعت میں شمار ہو گے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعمال میں ریاء سے کام لینا، دکھاوے سے کام لینا اور مخفی خواہشات میں مبتلا ہونا یہ بھی شرک ہے
اگر کوئی شخص دینی حکم کو پس پشت ڈال کر دنیاوی خواہشات کو پورا کرتا ہے تو شرک کا مرتکب ہوتا ہے

خلافت کا تو بنیادی کام ہی شرک کا خاتمہ اور توحید کا قیام ہے اور اس مشن کی تکمیل کرنا ہے جس کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے
خلافت کا احترام قائم کرنا خلیفہ وقت کا کام ہے اور وہ اس کی ذمہ داری ہے اور وہ کرے گا اور اس لئے کرے گا کہ
اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق خلافت کے ذریعہ توحید کا پیغام دنیا میں پھیلنا ہے اور دنیا سے شرک کا خاتمہ ہونا ہے

اگر توحید کا دعویٰ ہے، اگر خدا تعالیٰ کی عبادت کا دعویٰ ہے، اگر حقیقی مسلمان بننے کا دعویٰ ہے
تو پھر جھوٹ کو اپنے اندر سے ہمیں نکالنا ہوگا اور جھوٹے کو بھی نکالنا ہوگا، بعض لوگ معمولی باتوں پر غلط بیانی سے کام لے لیتے ہیں، یہ ایک مؤمن کی شان نہیں ہے
ہمارے عمل ہماری تعلیم کے مطابق ہوں گے تو ہماری تبلیغ بھی پھل دار ہوگی، ہمارے اثرات لوگوں پر اچھے ہوں گے

آیاتِ قرآنیہ، احادیثِ نبویہ اور ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روشنی میں
بیعت کی حقیقت، خلیفہ وقت کے احترام اور خلافت احمدیہ سے پختہ تعلق کی اہمیت
توحید کے قیام، عباداتِ الٰہی خصوصاً نماز باجماعت کے التزام، استغفار اور حقوق العباد کی ادائیگی، معیاری مالی قربانی کرنے اور اطاعت درمعروف کے حقیقی معانی کی بابت بصیرت افروز بیان، شرک، جھوٹ، زنا، ہر قسم کے ظلم، تکبّر اور فخر سے بچنے کی تلقین

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 2 ر نومبر 2018ء بمطابق 2 ر نبوت 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ (Maryland)، امریکہ

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ -
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ - الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ - اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ -
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ - صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ -

ہر شخص مرد یا عورت جو اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے اس کا صرف اتنا اعلان ہی اسے حقیقی احمدی نہیں بنا دیتا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانتا ہے، آپؑ کے دعوے کو مانتا ہے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک حقیقی احمدی بننے کیلئے بعض شرائط رکھی ہیں، بعض ذمہ داریاں ڈالی ہیں، بعض فرائض کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اگر ان پر عمل کرو گے، ان کو ادا کرو گے تو تبھی حقیقی رنگ میں میری جماعت میں شمار ہو گے۔ گویا احمدی بننے کیلئے صرف اعتقادی تبدیلی کافی نہیں ہے یا صرف اس بات پر اکتفا نہیں کر لینا کہ میرے والدین احمدی تھے تو مَیں بھی احمدی ہوں۔ یا میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کو سچا مانا تو میں نے مان لیا اور میں احمدی ہوں۔ یہ اعتقادی لحاظ سے تو بیشک ایک شخص کو احمدی بناتا ہے لیکن عملی احمدی بننے کیلئے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کے ساتھ ان باتوں پر عمل کرنا ضروری ہے جن کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک احمدی سے توقع فرمائی ہے۔ آپؑ نے بڑا واضح طور پر فرمایا کہ اگر تم اپنی تمام استعدادوں کے ساتھ ان باتوں پر عمل کرنے کی کوشش نہیں کر رہے تو پھر تمہارا دعویٰ صرف منہ کا دعویٰ ہے، زبانی باتیں ہیں۔ آپؑ نے فرمایا:

''بیعت سے مراد خدا تعالیٰ کو جان سپرد کرنا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ہم نے اپنی جان آج خدا تعالیٰ کے ہاتھ بیچ دی۔''
(ملفوظات، جلد 7، صفحہ 29، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ جب ہم اپنی کوئی چیز کسی کو بیچتے ہیں تو پھر اس پر ہمارا کوئی حق نہیں رہتا بلکہ جس کے پاس بیچی ہو وہ اس کا مالک بن جاتا ہے اور پھر اسے اپنی مرضی کے مطابق استعمال کرتا ہے۔ پس یہ وہ حالت ہے جو ہمیں اپنے اوپر طاری کرنی چاہئے اور یہ وہ سوچ ہے جو ہمیں اپنی جانوں کے بارے میں رکھنی چاہئے۔ اس سوچ اور اس حالت کو حاصل کرنے کیلئے آپؑ نے فرمایا کہ:

''بیعت کنندہ کو اوّل انکساری اور عجز اختیار کرنی پڑتی ہے اور اپنی خودی اور نفسانیت سے الگ ہونا پڑتا ہے۔'' اب یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ ہیں کہ خودی اور نفسانیت سے الگ ہونا پڑتا ہے۔ بعض لوگوں میں خودی اور نفسانیت کی یہ حالت ہے کہ ایک عہدے دار دوسرے عہدے دار سے ناراض ہو کر ایک جگہ میری موجودگی کے باوجود مسجد میں نمازوں کیلئے حاضر نہیں ہوا۔ اس لئے کہ اس عہدے دار سے اس کے تعلقات ٹھیک نہیں تھے۔ خودی اور نفسانیت اس حد تک بڑھ گئی کہ خلافت کی بیعت کا دعویٰ تو ہے لیکن کوئی اس کا پاس نہیں ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر بیعت کی ہے تو خودی اور نفسانیت سے الگ ہونا پڑے گا۔ فرمایا کہ ''تب وہ نشوونما کے قابل ہوتا ہے لیکن جو بیعت کے ساتھ نفسانیت بھی رکھتا ہے اسے ہرگز فیض حاصل نہیں ہوتا۔''
(ملفوظات، جلد 6، صفحہ 173، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

زبانی دعویٰ تو ہے۔ ملیں گے تو بڑے احترام سے بھی ملیں گے۔ لیکن آپس میں رنجشوں کی وجہ سے اس بات کی بھی کوئی پرواہ نہیں کہ خلیفہ وقت وہاں موجود ہے اور اس کے پیچھے نمازیں پڑھنے جانا ہے نہ کہ کسی عہدیدار کی خاطر مسجد میں آنا ہے، اور خود بھی عہدیدار ہے۔ تو یہ حالت اگر ہو تو پھر ایسے احمدی ہونے کا کوئی فائدہ نہیں۔ پس جان بیچنا یہ ہے کہ عاجزی اور انکساری پیدا ہو۔ اَنا کو مارنا پڑتا ہے۔ خودی اور نفسانیت سے الگ ہونا پڑتا ہے۔ انسان کا اپنا کچھ نہ ہو اور ہر چیز خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہو۔ اور جب یہ حالت ہو تو پھر یہ نہیں کہ خدا تعالیٰ اس جان کو ضائع کر دے۔ جب اللہ تعالیٰ کو جان دے دی اللہ تعالیٰ ایسی جان کی قدر کرتا ہے اور ہر لحاظ سے اس کی حفاظت فرماتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ:

''اگر بیعت کے وقت وعدہ اَور ہے اور پھر عمل اَور ہے تو دیکھو کتنا فرق ہے'' کتنا بڑا تضاد ہے تمہاری باتوں میں۔ ''اگر تم خدا سے فرق رکھو گے تو وہ تم سے فرق رکھے گا۔'' (ملفوظات، جلد 4، صفحہ 70 تا 71، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) آپؑ نے فرمایا ''اس لئے تم اپنے ایمانوں اور اعمال کا محاسبہ کرو کہ کیا ایسی تبدیلی اور صفائی کر لی ہے کہ تمہارا دل خدا تعالیٰ کا عرش ہو جائے اور تم اس کی حفاظت کے سایہ میں آ جاؤ۔''
(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 70 حاشیہ، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپؑ نے فرمایا کہ: ''میں نے بارہا اپنی جماعت کو کہا ہے کہ تم نِرے اس بیعت پر ہی بھروسہ نہ کرنا۔ اس کی حقیقت تک جب تک نہ پہنچو گے تب تک نجات نہیں۔''
(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 232 تا 233۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپؑ نے فرمایا کہ: ''میں تمہیں بار بار یہی نصیحت کرتا ہوں کہ تم ایسے پاک صاف ہو جاؤ جیسے صحابہؓ نے

اپنی تبدیلی کی۔'' (ملفوظات، جلد 4، صفحہ 70، حاشیہ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس صحابہؓ کو دیکھیں کیا پاک تبدیلیاں تھیں۔ انہوں نے سالوں بلکہ نسلوں کی دشمنیوں کو صرف خدا تعالیٰ کی خاطر محبت، پیار اور بھائی چارے میں بدل دیا کجا یہ کہ چند منٹ کی رنجش سے مسجدوں میں آنا چھوڑ دیں۔ اپنی جانوں کو بیچا تو جو بالکل جاہل لوگ تھے، تعلیم یافتہ ہوئے، تعلیم یافتہ سے باخدا انسان بنے۔ انہوں نے دل وجان سے اس بات کو مانا کہ آج سے ہمارا اپنا کچھ نہیں سب کچھ خدا تعالیٰ کا ہے۔ انہوں نے جب شرک سے توبہ کی تو مخفی تر شرک جو تھا اس سے بھی بچنے کی کوشش کی۔ مخفی شرک کیا ہے اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''شرک سے یہی مراد نہیں کہ پتھروں وغیرہ کی پرستش کی جاوے بلکہ یہ ایک شرک ہے کہ اسباب کی پرستش کی جاوے اور معبودات دنیا پر زور دیا جاوے۔''

(ملفوظات، جلد 6، صفحہ 18 تا 19، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

معبودات دنیا کیا ہیں؟ دنیاوی مفادات ہیں جن کی خاطر انسان دین کے احکامات اور خدا تعالیٰ کے احکامات کو پس پشت ڈال دیتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعمال میں ریاء سے کام لینا، دکھاوے سے کام لینا اور مخفی خواہشات میں مبتلا ہونا یہ بھی شرک ہے۔

(مستدرک للحاکم، جلد 4، صفحہ 366، کتاب الرقاق، حدیث 7940، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

اگر کوئی شخص دینی حکم کو پس پشت ڈال کر دنیاوی خواہشات کو پورا کرتا ہے تو شرک کا مرتکب ہوتا ہے۔ صحابہ میں اللہ تعالیٰ کی اس قدر خشیت تھی کہ ایک صحابی کا ذکر آتا ہے ایک دفعہ وہ بیٹھے رو رہے تھے۔ کسی نے رونے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات یاد آ گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنی امت کے بارے میں شرک اور مخفی خواہشات سے ڈرتا ہوں۔

(مسند احمد بن حنبل، جلد 5، صفحہ 835، مسند شداد بن اوس حدیث 17250 مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

یہ وہ مقام تھا صحابہ کا اللہ تعالیٰ کے خوف کا اور شرک سے بچنے کا۔ بلکہ دوسروں کے بارے میں بھی ایک احساس تھا ایک فکر تھی کہ امت میں ایسے لوگ بھی پیدا ہوں گے جو مخفی شرک کریں۔ ایک خیال آیا دل میں ان کے اور اس خیال پر ہی جسم پر لرزہ طاری ہو گیا، فکر پیدا ہو گئی، رونا شروع کر دیا اور یہی وہ حالت ہے جس سے انسان حقیقی طور پر موحد اور ایک خدا کی عبادت کرنے والا بنتا ہے یا بن سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''توحید صرف اس بات کا نام نہیں کہ منہ سے لا الٰہ الا اللہ کہیں اور دل میں ہزاروں بت جمع ہوں بلکہ جو شخص کسی اپنے کام اور مکر اور فریب اور تدبیر کو خدا کی سی عظمت دیتا ہے یا کسی انسان پر بھروسہ رکھتا ہے جو خدا تعالیٰ پر رکھنا چاہئے یا اپنے نفس کو وہ عظمت دیتا ہے جو خدا کو دینی چاہئے ان سب صورتوں میں وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بت پرست ہے۔'' فرمایا ''...... ہر ایک چیز یا قول یا فعل جس کو وہ عظمت دیجائے جو خدا تعالیٰ کا حق ہے وہ خدا تعالیٰ کی نگہ میں بت ہے۔...... یاد رہے کہ حقیقی توحید جس کا اقرار خدا ہم سے چاہتا ہے اور جس کے اقرار سے نجات وابستہ ہے یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو اپنی ذات میں ہر ایک شریک سے خواہ بت ہو خواہ انسان ہو خواہ سورج ہو یا چاند ہو یا اپنا نفس یا اپنی تدبیر اور مکر فریب ہو منزہ سمجھنا اور اس کے مقابل پر کوئی قادر تجویز نہ کرنا، کوئی رازق نہ ماننا، کوئی مُعِزّ اور مُذِلّ خیال نہ کرنا۔''

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب، روحانی خزائن، جلد 12، صفحہ 349 تا 350)

کوئی عزت دینے والا اور کسی کو ذلیل کرنے والا خیال نہ کرنا کہ ان لوگوں سے میری عزت اور ذلت وابستہ ہے بلکہ صرف اور صرف خدا تعالیٰ پہ ہی ان باتوں کا انحصار ہو۔ پس یہ چیز ہے جو اسلام کی بنیادی شرط ہے، جو احمدی احمدیت اور حقیقی اسلام کی بنیادی شرط ہے۔

کسی نے مجھے کہا کہ لوگ خلافت یا خلیفہ وقت کو اس حد تک اونچا مقام دے دیتے ہیں کہ گویا وہ شرک کی حد تک چلے گئے ہیں۔ واضح ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں دنیا سے شرک ختم کرنے آئے تھے۔ پس یہ کسی طرح بھی ممکن نہیں کہ آپؑ کی سچی خلافت کسی بھی قسم کے شرک کو بڑھانے والی ہو یا ہوا دینے والی ہو۔ خلافت کا تو بنیادی کام ہی شرک کا خاتمہ اور توحید کا قیام ہے اور اس مشن کی تکمیل کرنا ہے جس کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے۔ اگر کوئی کسی شخص کے خلیفہ وقت سے عزت واحترام کے طریق سے ملنے سے یہ اثر لیتا ہے تو پھر اس کو بجائے رائے قائم کرنے کے سوچنا چاہئے کہ کہیں وہ بدظنی تو نہیں کر رہا۔ اس لئے اگر بدظنی ہے تو بدظنی کرنے والوں کو بدظنیوں سے بچنا چاہئے اور اگر کوئی واقعی اس حد تک بڑھ گیا ہے کہ جہاں لوگوں میں اس کی وجہ سے یہ تاثر پیدا ہو کہ خلیفہ وقت کو نعوذ باللہ شرک کی حد تک مقام دیا جا رہا ہے تو اس کو استغفار بھی کرنی چاہئے اور احتیاط بھی کرنی چاہئے۔ نہ مَیں ایسے پسند کرتا ہوں اور نہ کبھی کیا ہے نہ میرے سے پہلے خلفاء نے کیا ہے اور نہ انشاء اللہ آئندہ آنے والے خلفاء کبھی یہ پسند کر سکتے ہیں کہ ان کی ذات کی کوئی اہمیت ہے۔ ہاں خلافت کا احترام قائم کرنا خلیفہ وقت کا کام ہے اور وہ اس کی ذمہ داری ہے اور وہ کرے گا اور اس لئے کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق خلافت کے ذریعہ توحید کا پیغام دنیا میں پھیلنا ہے اور دنیا سے شرک کا خاتمہ ہونا ہے۔ پس بعض کچے دماغوں میں جو ایسے خیالات تربیت کی کمی کی وجہ سے ابھرتے ہیں وہ انہیں اپنے ذہنوں سے نکال دیں۔

توحید کے قیام کی کوشش اور شرک سے اپنے ماننے والوں کے دلوں کو پاک کرنے کے اہم کام کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں جو توجہ دلائی اور جس پر ہماری بیعت لی وہ جھوٹ اور اخلاقی برائیوں سے بچنا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (الحج:31) کہ پس بتوں کی پلیدی سے احتراز کرو اور جھوٹ کہنے سے بچو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

''قرآن شریف نے جھوٹ کو بھی ایک نجاست اور رجس قرار دیا ہے۔'' گندی چیز قرار دی ہے، ناپاک چیز قرار دی ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں ''...... دیکھو یہاں (یعنی اس آیت میں) جھوٹ کو بُت کے مقابل رکھا ہے اور حقیقت میں جھوٹ بھی ایک بُت ہی ہے۔ ورنہ کیوں سچائی کو چھوڑ کر دوسری طرف جاتا ہے۔ جیسے بت کے نیچے کوئی حقیقت نہیں ہوتی اسی طرح جھوٹ کے نیچے بجز ملمع سازی کے اور کچھ بھی نہیں ہوتا۔''

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 350، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

جھوٹ کے نیچے صرف ایک بناوٹ ہے، ظاہری الفاظ کو sugar-coat کر کے پیش کیا جاتا ہے یا کوئی تحریر ہے تو اس کو اس طرح پیش کیا جاتا ہے، خوبصورت کر کے دکھایا جاتا ہے اس کے اندر کچھ بھی نہیں ہوتا۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ: ''جھوٹ بھی ایک بت ہے جس پر یہ بھروسہ کرنے والا خدا کا بھروسہ چھوڑ دیتا ہے۔ سو جھوٹ بولنے سے خدا بھی ہاتھ سے جاتا ہے۔''

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن، جلد 10، صفحہ 361)

پس اگر توحید کا دعویٰ ہے، اگر خدا تعالیٰ کی عبادت کا دعویٰ ہے، اگر حقیقی مسلمان بننے کا دعویٰ ہے تو پھر جھوٹ کو اپنے اندر سے ہمیں نکالنا ہو گا اور جھوٹے کو بھی نکالنا ہو گا۔ بعض لوگ معمولی باتوں پر غلط بیانی سے کام لے لیتے ہیں۔ یہ ایک مومن کی شان نہیں ہے۔ یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ بعض چھوٹی چھوٹی غلط بیانیاں جھوٹ نہیں ہیں یہ جھوٹ ہیں اور توحید سے دور لے جانے والی ہیں۔ بہت سے آپس کے مسائل ہیں، جھگڑے ہیں، ایسی باتیں ہیں جن میں انسان جھوٹ سے کام لے کر اپنے حق میں بعض فیصلے کروا لیتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس باریکی سے جھوٹ سے ہوشیار فرمایا ہے اگر انسان اس پر غور کرے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کسی چھوٹے بچے کو کہا کہ آؤ میں تمہیں کچھ دیتا ہوں اور پھر وہ اسے دیتا کچھ نہیں تو یہ جھوٹ میں شمار ہو گا۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی التشدید فی الکذب، حدیث 4991)

گویا کہ مذاق میں بھی جو جھوٹ ہے وہ بھی جھوٹ ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ جھوٹ گناہ اور فسق و فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فسق و فجور جہنم کی طرف۔ فسق و فجور کا مطلب یہ ہے کہ سچائی سے بہت دور ہٹنے والا اور انتہائی گناہگار، گناہ کرنے والا۔ پس ہمیں ہر وقت اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ ہم سچائی کے کس اعلیٰ معیار پر ہیں یا سچائی کے اس اعلیٰ معیار پر قائم ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا جس کے بارے میں آپؐ نے یہ فرمایا کہ یہ جنت کی طرف لے جاتی ہے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی التشدید فی الکذب، حدیث 4989)

پھر ایک برائی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خاص طور پر بیان فرمائی ہے، اپنے ماننے والوں کو

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''ہمیشہ سچ بولو، جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں کبھی خیانت نہ کرو اور اپنے پڑوسی سے ہمیشہ حسنِ سلوک کرو'' (بیہقی فی شعب الایمان)

طالبِ دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر کھڑے ہو کر ممکن نہ ہو تو بیٹھ کر اور اگر بیٹھ کر بھی ممکن نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر ہی سہی'' (صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ)

طالبِ دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

اس سے بچنے کی خاطر خاص طور پر نصیحت فرمائی ہے بلکہ بیعت کی شرائط میں سے بھی ہے وہ زنا ہے۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 563)

اب زنا صرف ظاہری زنا نہیں ہے جو ظاہری غلط جنسی تعلقات کی وجہ سے زنا ہوتا ہے بلکہ آپؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جو فرماتا ہے کہ وَلَا تَقۡرَبُوا الزِّنٰی۔ یعنی ''زنا کے قریب مت جاؤ یعنی ایسی تقریبوں سے دور رہو'' ایسے کوئی بھی مواقع سے دُور رہو'' جن سے یہ خیال بھی دل میں پیدا ہوسکتا ہو'' عملاً نہیں بلکہ خیال بھی دل میں پیدا ہوتا ہو تو ان راہوں کو اختیار نہ کرو۔ فرمایا ''اور ان راہوں کو اختیار نہ کرو جن سے اس گناہ کے وقوع کا اندیشہ ہو۔''

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن، جلد 10، صفحہ 342)

کوئی بھی امکان ہو، کوئی بھی خطرہ ہو کہ انسان زنا کی طرف جاسکتا ہے۔ آجکل کے زمانے میں ٹی وی ہے انٹرنیٹ ہے اس پر ایسی غلط قسم کی فلمیں دکھائی جاتی ہیں جن میں کھلے عام زنا کی تحریک کی جاتی ہے۔ پس ایسی چیزوں سے بچنا ہر احمدی کا کام ہے۔ کئی گھروں میں اس وجہ سے لڑائی جھگڑے ہیں، کئی گھر اس وجہ سے ٹوٹ رہے ہیں یا ٹوٹ چکے ہیں کہ خاوند جو ہے بیٹھا ہے فلمیں دیکھ رہا ہے یا انٹرنیٹ پر بیٹھا ہوا ہے اور غلط سوچیں پیدا ہو رہی ہیں۔ کئی نوجوان اس وجہ سے برباد ہو رہے ہیں اور غلط صحبت میں پڑ رہے ہیں کیونکہ ننگی اور غلط فلموں کو دیکھنے کی عادت ہے۔ یہ نام نہاد ترقی یافتہ معاشرہ اس کو آزاد خیالی اور ترقی سمجھتا ہے لیکن ہم نے اپنے آپ کو ان برائیوں سے بچانا ہے۔ خود یہ لوگ اب کہتے ہیں کہ اس کے نقصانات ہیں اور اگر آپ خود جا کے پورنوگرافی کی فلموں کی انفارمیشن لیں تو اس میں آپ کو یہ مل جائے گا کہ یہ زنا کی طرف لے جا رہا ہے، ڈومیسٹک وائلنس (domestic violence) کی طرف لے کے جا رہی ہے۔ اور غلط تعلقات ہو رہے ہیں۔ بچوں سے زیادتی کے واقعات ہو رہے ہیں اور یہ سب ان گندی فلموں کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ خیال بھی دل میں نہ آئے۔ اگر خیال بھی دل میں آتا ہے تو اس سے بچو۔ تو اب یہ ثابت ہو رہا ہے کہ ان چیزوں کو دیکھنے سے یہ سب کچھ غلط ہو رہا ہے۔ پس ایک احمدی کو خاص طور پر ان چیزوں سے بچنا چاہئے۔

پھر ایک حقیقی احمدی بننے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر قسم کے ظلم سے بچنے کی طرف بھی خاص توجہ خاص طور پر دلائی ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ اگر میری طرف منسوب ہونا ہے تو پھر کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاؤ۔ (ماخوذ از مجموعہ اشتہارات، جلد 3، صفحہ 47-46)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ سب سے بڑا ظلم کون سا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے بڑا ظلم یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کے حق میں سے ایک ہاتھ زمین دبا لے یعنی اس پہ قبضہ کر لے۔ اس زمین کا ایک کنکر بھی جو ہے، ایک چھوٹا سا ٹکڑا جو دو انگلیوں میں آجاتا ہے جو اس نے ظلم کی وجہ سے لیا ہوگا، کسی چھوٹی سے چھوٹی چیز کو بھی قبضہ کیا ہوگا تو اسکے نیچے کی زمین کے تمام طبقات یعنی اس زمین کے نیچے زمین کی جتنی تہیں ہیں ان کے طوق بنا کر اسکے گلے میں ڈال دیا جائے گا۔ جب اسکا حساب کتاب ہوگا ایک ہار بنایا جائے گا اور وہ ہار گلے میں ڈال دیا جائے گا۔ (مسند احمد بن حنبل، جلد 2، صفحہ 59 تا 60، مسند عبداللہ بن مسعود، حدیث 3767)

اب زمین کے نیچے ایک سرے سے دوسرے سرے تک ہزاروں میل کے طبقات میں، اب انسان یہ تصور کرے کہ اس وجہ سے کتنے بڑے بوجھ انسان پر ڈلیں گے۔ اتنی بڑی سزا ہے کہ اس کا تصوّر بھی انسان نہیں کر سکتا۔ پس کسی کے حقوق دبانا بہت بڑا ظلم اور گناہ ہے۔ غیروں کو ہم اسلام کی خوبیاں بتاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ بندوں کے حقوق کی ادائیگی کے اعلیٰ ترین معیار اسلام کی تعلیم میں ہیں۔ اسلام حقوق لینے کی بجائے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ لوگوں کو تو ہم بڑے بڑھ بڑھ کے یہ باتیں کہتے ہیں اور اگر ہمارے عمل اس سے مختلف ہیں تو ہم گناہگار ہیں اور جھوٹ بول رہے ہیں۔ پس اس کا بھی باریکی کے ساتھ ہر احمدی کو جائزہ لینا چاہئے۔ ہمارے عمل ہماری تعلیم کے مطابق ہوں گے تو ہماری تبلیغ بھی پھل دار ہوگی۔ ہمارے اثرات لوگوں پر اچھے ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو معیار مقرر فرمایا ہے اور جیسا کہ یہ بیان ہوا ہے کہ ظلم کا خیال بھی دل میں نہیں لانا کجا یہ کہ کسی پر کسی بھی طرح ظلم کیا جائے۔

پھر اللہ تعالیٰ کی عبادت ایک مومن ہونے کی اہم شرط ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کا مقصد بھی عبادت قرار دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔''

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 15)

پھر آپؑ نے فرمایا نماز ہر ایک مسلمان پر فرض ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک قوم اسلام لائی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز معاف فرما دی جائے کیونکہ ہم کاروباری آدمی ہیں، ہمارا پانچ وقت نمازیں پڑھنا بڑا مشکل کام ہے۔ مویشی وغیرہ بھی ہمارے ساتھ ہیں، بڑے بڑے herd رکھے ہوئے ہیں جو چراتے ہیں۔ باہر کا کام ہے، محنت کا کام ہے۔ کپڑے بھی ہمارے خراب ہو جاتے ہیں اس کا اعتماد کوئی نہیں ہے اور پھر یہ ہے کہ اس مصروفیت کی وجہ سے فرصت بھی نہیں ہوتی کہ پانچ نمازیں ادا کریں تو آپؐ نے ان کو جواب میں فرمایا کہ دیکھو جب نماز نہیں ہے تو ہے ہی کیا۔ وہ دین ہی نہیں جس میں نماز نہیں۔ فرماتے ہیں نماز کیا ہے؟ یہی کہ اپنے عجز و نیاز اور کمزوریوں کو خدا کے سامنے پیش کرنا اور اسی سے اپنی حاجت روائی چاہنا، اُسی سے مانگنا۔ فرماتے ہیں خدا کی محبت، اس کا خوف، اس کی یاد میں دل لگا رہنے کا نام نماز ہے اور یہی دین ہے۔ فرماتے ہیں کہ پھر جو شخص نماز سے ہی فراغت حاصل کرنی چاہتا ہے تو اس نے حیوانوں سے بڑھ کر کیا کیا۔ اسکی پھر جانوروں والی حالت ہے۔ وہی کھانا پینا اور حیوانوں کی طرح سو رہنا یہ تو دین ہرگز نہیں۔ یہ سیرت کفار ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات، جلد 5، صفحہ 253 تا 254، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے واضح طور پر فرما دیا کہ جانور اور انسان میں فرق کرنے والی چیز جو ہے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور نماز ہے۔ اگر ہم میں نماز پڑھنے کی طرف توجہ نہیں ہو رہی تو خود ہی اندازہ کر سکتے ہیں کہ کس زمرے میں آتے ہیں۔ کئی مرتبہ میں اس طرف توجہ دلا چکا ہوں اور دلاتا رہتا ہوں کہ اگر نماز سینٹر یا مسجد دُور ہے تو قریب کے چند گھر آپس میں مل کر ایک جگہ مقرر کرلیں جہاں نماز ادا کی جاسکتی ہو۔ اس سے جہاں نماز باجماعت کا ثواب ملے گا وہاں نمازوں کی طرف توجہ بھی رہے گی اور اگلی نسلوں کو بھی اس حوالے سے توجہ رہے گی اور ان کی اصلاح ہوتی رہے گی۔ ان کی بھی نمازوں کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔ ہم مسجد بنانے کی طرف توجہ کر رہے ہیں، مسجدیں بنا رہے ہیں۔ اب کل ورجینیا میں انشاء اللہ تعالیٰ مسجد کا افتتاح ہوگا لیکن اگر ہمارا عبادتوں کی طرف رجحان نہیں ہے تو ان مسجدوں کے بنانے کا کیا فائدہ؟ میں بار بار کہتا ہوں کہ اگر عہدے دار، ہر تنظیم کے عہدے دار اور جماعتی سطح کے عہدیدار ہر سطح پر نمازوں کی حاضری کی طرف بھرپور توجہ دیں تو حاضری کئی گنا بہتر ہوسکتی ہے اور ہماری اگلی نسلوں کی بھی تربیت ہوسکتی ہے۔

نماز کی اہمیت کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد ایسا ہے جو یقیناً ہمارے دلوں کو ہلا دینے والا ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہوگیا اور نجات پا لی اگر یہ حساب خراب ہوا تو وہ ناکام ہوگیا اور گھاٹے میں رہا۔ (سنن النسائی، کتاب الصلاۃ، باب المحاسبۃ علی الصلاۃ، حدیث 466)

پس یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے کہ نماز پر توجہ کا جو حق ہے وہ ادا نہ کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو یہ حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور حق صرف فرض نمازوں سے ہی ادا نہیں ہوگا بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ تہجد اور نفل پڑھنے کی طرف بھی توجہ ہونی چاہئے۔ (ماخوذ از ملفوظات، جلد 3، صفحہ 245، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تمہارے فرائض نمازوں میں جو بعض دفعہ کمی رہ جاتی ہے اللہ تعالیٰ انہیں نفلوں کے ذریعہ سے پوری فرما دیتا ہے۔ (سنن النسائی، کتاب الصلاۃ، باب المحاسبۃ علی الصلاۃ، حدیث 466) اگر نفلوں کی عادت ہو۔ پس نوافل اور تہجد کی ادائیگی بھی اہم چیز ہے۔ اس کی طرف توجہ ہونی چاہئے۔

پھر ایک انتہائی ضروری بات جس پر ہر احمدی کو نظر رکھنی چاہئے وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگنے کی طرف مستقل توجہ ہے۔ انسان کمزور ہے۔ بعض دفعہ غلطیوں سے بچنے کی کوشش کے باوجود غلطیاں ہو جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے کہ اپنے بندوں کی صرف غلطیوں کو پکڑنے والا ہے اور سزا دینے والا ہے یا اس نے انہی پر نظر رکھی ہوئی ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان غلطیوں کی معافی اور آئندہ ان سے بچنے کا طریقہ بھی ہمیں بتایا ہے اور وہ استغفار ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ لوگوں کو عذاب دے جبکہ وہ استغفار کر رہے ہوں۔ (الانفال:34)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''قوم بننے کیلئے یگانگت اور فرمانبرداری انتہائی ضروری ہے''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 05 ردسمبر 2014ء)

طالب دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''وفا کو بھی بڑھائیں، اپنے تقویٰ کو بھی بڑھائیں اور خلافت کے ساتھ اپنے تعلق کو بھی بڑھائیں''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29 رمئی 2015)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

چندلوگ بھی استغفار کرنے والے ہوں تو بہت ساروں کی سزا معاف ہوجاتی ہے ان کی وجہ سے دوسرے بھی بچائے جاتے ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں کہ بعض آدمی ایسے ہیں کہ ان کو گناہ کی خبر ہوتی ہے اور بعض ایسے ہیں کہ ان کو گناہ کی خبر بھی نہیں ہوتی اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کیلئے استغفار کا التزام کروایا ہے۔خبر ہو یا نہ ہو انسان استغفار کرتا رہے کوئی پتہ نہیں کس وقت کیا غلطی ہو رہی ہے، انجانے میں گناہ ہوجاتے ہیں۔فرمایا کہ استغفار کا التزام کروایا ہے کہ انسان ہر ایک گناہ کے لئے خواہ وہ ظاہر کا ہو خواہ باطن کا اسے علم ہو یا نہ ہو اور ہاتھ اور پاؤں اور زبان اور ناک اور کان اور آنکھ اور سب قسم کے گناہوں سے استغفار کرتا رہے۔یعنی انسان کے سارے جو اعضاء ہیں، مختلف اعضاء ہیں وہ گناہ کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔اس لئے ہر ایک عضو کو گناہ سے بچانے کیلئے استغفار کرتے رہو۔گناہ کا ذریعہ بن جاتے ہیں اس لئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہنے کی کوشش کرنی چاہئے۔اس کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ دعا سکھائی کہ اس زمانے میں، جو آجکل کا زمانہ ہے قرآن کریم کی یہ دعا پڑھتے رہنا چاہئے اور وہ دعا ہے رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 275) کہ اے اللہ ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اگر تو ہمیں نہ بخشے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوجائیں گے۔رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (الاعراف:24)

آپؑ فرماتے ہیں کہ ”جب خدا سے طاقت طلب کریں یعنی استغفار کریں تو روح القدس کی تائید سے ان کی کمزوری دور ہوسکتی ہے۔“ (کشتی نوح روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 34)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ماننے والوں کیلئے یہ بھی بنیادی شرط رکھی ہے کہ وہ حقوق العباد کی ادائیگی کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو کسی بھی قسم کی تکلیف پہنچانے سے گریز کریں۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام، جلد 3، صفحہ 564)

آپؑ نے ہمیں ہر وقت اپنے دلوں کو ٹٹولنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کیا تمہارے اندر اللہ تعالیٰ کا خوف، اس کی خشیت اور اس کے نتیجہ میں اس کی مخلوق کی ہمدردی اور خیر خواہی ہے؟ ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپس میں حسد مت کرو۔آپس میں نہ جھگڑو۔آپس میں بغض نہ رکھو۔ایک دوسرے سے دشمنیاں مت رکھو۔اور تم میں سے کوئی ایک دوسرے کے سودے پر سودہ نہ کرے۔آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔مسلمان اپنے بھائی پر ظلم نہیں کرتا۔اسے ذلیل نہیں کرتا۔اور اسے حقیر نہیں جانتا۔کسی آدمی کے شرّ کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون، مال اور عزت حرام ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم ظلم المسلم......حدیث 6541)

یہ وہ بات ہے جو آج سب سے زیادہ ہم احمدیوں سے ظاہر ہونی چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی حد تک ہو رہی ہے۔اگر تمام مسلمان آج اس حقیقت کو سمجھ لیں اور اس پر عمل کرنے والے ہوں اور مسلمانوں کی حکومتیں اس پر عمل کرنے والی ہوں تو آجکل مسلمان مسلمان پر جو ظلم کرکے ان کے جان و مال کو تباہ کر رہا ہے، ہزاروں لاکھوں بچے یتیم ہو رہے ہیں، لاکھوں عورتیں بیوہ ہو رہی ہیں، بوڑھے مر رہے ہیں یہ کچھ بھی نہ ہو۔

پھر تکبّر ایک بہت بڑی برائی ہے جس سے بچنے کی اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں تلقین فرمائی ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں بہت توجہ دلائی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جاسکے گا۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر و بیانہ، حدیث 267)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”میرے نزدیک پاک ہونے کا یہ عمدہ طریق ہے اور ممکن نہیں کہ اس سے بہتر کوئی اور طریق مل سکے کہ انسان کسی قسم کا تکبر اور فخر نہ کرے نہ علمی، نہ خاندانی، نہ مالی۔“

(ملفوظات، جلد 7، صفحہ 276، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپؑ فرماتے ہیں: ”مَیں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے۔“ (نزول المسیح، روحانی خزائن، جلد 18، صفحہ 402)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا تھا کہ تم تمام انسان خواہ کسی قوم اور کسی حیثیت کے ہو انسان ہونے کے لحاظ سے ایک درجہ رکھتے ہو۔سب برابر ہو۔اور کالے کو گورے پر اور گورے کو کالے پر اور عرب کو غیر عرب پر اور غیر عرب کو عرب پر کوئی برتری نہیں ہے۔

(الجامع لشعب الایمان جلد 7 صفحہ 132 حدیث 4774 مکتبۃ الرشد ناشرون 2003ء)

پس ہمارے لئے تو عاجزی کی یہ تعلیم ہے، برابری کی یہ تعلیم ہے۔تکبر سے بچنے کی اور فخر سے بچنے کی یہ تعلیم ہے جس پر ہر ایک کو ہم میں عمل کرنا چاہئے۔غیر مسلم دنیا میں تو گورے کالے کا فرق کیا جاتا ہے اور اب یہ دعویٰ بھی بعض سفید فام لیڈر کرتے ہیں کہ سفید فام کی جو دماغی استعدادیں ہیں اور صلاحیتیں ہیں وہ غیر سفید فام سے زیادہ ہیں۔یہ ان کے تکبر کی حالت ہے۔ہر احمدی کو اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

دو مختلف مواقع پر میرے ساتھ مجالس میں یہاں امریکہ کی لڑکیوں کی طرف سے یہ اظہار کیا گیا ہے کہ جماعت میں بعض قسم کا نسلی امتیاز ہے۔اگر کسی بھی وجہ سے نوجوان نسل میں یہ خیال پیدا ہو رہا ہے تو انتہائی غلط ہے۔لجنہ کو بھی، خدام کو بھی، انصار کو بھی اور جماعتی تربیتی نظام کو بھی اس بات کا جائزہ لینا چاہئے کہ یہ سوال کیوں اٹھ رہے ہیں۔اور اگر اس میں کوئی حقیقت ہے تو حکمت سے اور پیار سے یہ خیالات اور احساسات دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور تربیت بھی کرنی چاہئے۔کسی بھی تنظیم اور عہدیدار کو جلد بازی سے اس بارے میں کام لینے یا فیصلہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے یا اس جستجو میں نہ پڑ جائے کس نے کہا اور کس نے نہیں کہا بلکہ یہ دیکھیں کہ کیا حقیقت ہے یا نہیں ہے۔پس یہ دیکھنا چاہئے کہ حقیقت ہے یا اگر نہیں ہے تو کیوں سوال اٹھ رہے ہیں۔ذاتی رنجشیں تو نہیں ہیں جس کی وجہ سے یہ باتیں پیدا ہو رہی ہیں۔بہرحال جو بھی وجہ ہے پیار اور حکمت سے اس برائی کو ہمیں اپنے اندر سے نکالنا چاہئے۔یہاں جس بچی نے مجھے یہ کہا تھا اسے بھی میں نے یہی کہا ہے کہ مجھے تفصیل لکھ کر بھیجے کہ کس وجہ سے تمہارے اندر یہ خیال پیدا ہوا ہے کہ جماعت میں نسلی امتیاز پیدا ہو رہا ہے۔بہرحال یہ بھی تکبر کی ایک قسم ہے اور ہم نے ہر قسم کے تکبر سے بچنا ہے۔

ایک بات جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توجہ دلائی اور جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے بھی حکم فرمایا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی ارشادات ہیں وہ مالی قربانی ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر کی جماعتیں مالی قربانیوں میں بڑھ رہی ہیں۔ہنگامی اور وقتی مالی قربانی میں امریکہ کی جماعتیں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بھرپور حصہ لینے کی کوشش کرتی ہیں لیکن جو چندہ آمد وغیرہ کا باقاعدہ مالی نظام ہے، اس میں یہاں بھی جو اعداد و شمار سامنے آتے ہیں یا آرہے ہیں اس کو دیکھنے سے پتہ لگتا ہے کہ بہت کمی ہے۔اس طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ایک غریب شخص تو اپنی مجبوری بتا کر چندے کی ادائیگی کم کرنے یا شرح کم کرنے کیلئے کہہ سکتا ہے، اجازت لے سکتا ہے لیکن جو اچھی آمد کے لوگ ہیں ان کو اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ وہ اپنی آمد کے مطابق چندہ دے رہے ہیں یا نہیں۔صرف یہ نہیں کہ جس طرح ٹیکس دینے کیلئے بہت ساری کٹوتیاں کر لیتے ہیں چندے کیلئے بھی کر لیں۔اپنی آمد کو دیکھیں۔کیونکہ یہ چندے کا معاملہ خدا تعالیٰ کے ساتھ معاملہ ہے۔سیکرٹری مال کو یا نظام کو تو پتہ نہیں ہے کہ کسی کی آمد کیا ہے جو چندہ دے رہا ہے۔لیکن خدا تعالیٰ کو تو پتہ ہے۔وہ تو دلوں کا حال جانتا ہے۔اگر صحیح شرح سے چندہ دینا شروع کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ مساجد کی تعمیر اور دوسرے جماعتی کاموں کیلئے پھر بہت کم علیحدہ تحریک کرنی پڑے گی۔پس اس لحاظ سے اپنے جائزے لیں اور اپنے چندہ عام کے بجٹ کا دوبارہ جائزہ لے کر لکھوائیں، جنہوں نے کم لکھوائے ہوئے ہیں۔

میں مختلف ملکوں کے نومبائعین کے واقعات بھی بیان کرتا رہتا ہوں کہ کس طرح وہ احمدیت قبول کرنے کے بعد اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کر رہے ہیں، روحانی تبدیلیاں بھی پیدا کر رہے ہیں عملی طور پر عبادتوں کی طرف بھی توجہ کر رہے ہیں اور مالی قربانیوں کی بھی اہمیت کو سمجھ رہے ہیں۔اور پھر اللہ تعالیٰ بھی باوجود ان کی غربت کے ان کو مالی کشائش عطا فرما رہا ہے اور اس وجہ سے وہ اپنے ایمان اور اخلاص میں بڑھ رہے ہیں۔قربانی کا لفظ ہی واضح طور پر یہ معنی دیتا ہے کہ اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر کوئی کام کرنا اور یہاں تکلیف میں ڈال کر اللہ تعالیٰ کے دین کی ضروریات کیلئے دینا۔پس جو صرف اپنی سہولت سے تھوڑا بہت دے کر سمجھتے ہیں کہ ہم نے قربانی کی وہ قربانی نہیں ہے نہ ہی ایسے لوگوں کا کوئی اللہ تعالیٰ پر احسان ہے۔اگر وہ نہ بھی دیں گے تو بھی اللہ تعالیٰ دین کی ضروریات پورا کرنے کے سامان کر دے گا اور کرتا رہتا ہے اور کر رہا ہے اور کرتا رہے گا انشاء اللہ۔پس میں ان لوگوں کو جو کشائش ہونے کے باوجود اپنی آمدنی کے مطابق چندہ نہیں دیتے توجہ دلانی چاہتا ہوں تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

کلامُ الامام

”گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے
اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہوسکتا ہاں یہ سچ ہے کہ اس کیلئے سعی کرنا ضروری ہے“
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 92)

طالبِ دعا: مصدق احمد، امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

ارشادِ باری تعالیٰ

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (سورۃ البقرۃ:46)
اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو

طالب دُعا: محمد عرفان ولد ایم.ایم محمد محبوب صاحب، جماعت احمدیہ جکّور (صوبہ کرناٹک)

آج آخری بات جس کی طرف میں توجہ دلانی چاہتا ہوں وہ اطاعت ہے۔ قرآن کریم میں بے شمار جگہ پر اللہ اور رسول کی اطاعت کا حکم آیا ہے اور پھر اولی الامر کی اطاعت کا بھی حکم ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی شرط بیعت میں بھی اطاعت کے بارے میں شرط رکھی ہے، شرائط بیعت میں شرط رکھی ہے کہ اطاعت درمعروف کے اقرار پر مرتے دم تک قائم رہیں گے۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 564)

ہمارے مختلف تنظیموں کے جو عہد ہیں ان عہدوں میں یہ الفاظ ہیں کہ خلیفہ وقت جو بھی معروف فیصلہ کریں گے اس کی پابندی کرنی ضروری سمجھوں گا۔ بعض ٹیڑھے مزاج کے لوگ یا منافقانہ سوچ رکھنے والے لوگ یہ کہتے رہتے ہیں کہ معروف فیصلہ پر عہد ہے اور بعض یہ کہتے ہیں کہ خلیفہ وقت کے بعض فیصلے معروف نہیں ہوتے یا بعض ان کی نظر میں معروف نہیں ہیں۔ یہ تاویلیں پیش کر دیتے ہیں، دنیا میں مختلف جگہوں پر یہ سوچ ہے۔ بیشک اگر ایک دو ہی ہوں، شاید لاکھ میں سے ایک ہو لیکن اس سوچ کا رد ضروری ہے کیونکہ نوجوان نسل کو پھر یہ سوچ زہر آلود کرتی ہے۔ اگر اس طرح پر کوئی خود معروف فیصلے کی تشریح کرنے لگ جائے تو پھر جماعت کی وحدت قائم نہیں رہ سکتی۔ پھر اس بات پر بحث شروع ہو جائے گی کہ کیا معروف ہے اور کیا غیر معروف ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے ایک جگہ فرمایا کہ

''ایک اور غلطی ہے وہ اطاعت درمعروف کے سمجھنے میں ہے۔'' کہ معروف فیصلے کی اطاعت کرنا۔ فرمایا ''کہ جن کاموں کو ہم معروف نہیں سمجھتے اس میں اطاعت نہ کریں گے۔'' آپؓ فرماتے ہیں کہ ''یہ لفظ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بھی آیا ہے۔'' اور قرآن کریم میں آتا ہے کہ 'وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ' اور معروف باتوں میں تیری نافرمانی نہیں کریں گے۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ ''اب کیا ایسے لوگوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عیوب کی بھی کوئی فہرست بنا لی ہے۔'' (حقائق الفرقان، جلد 4، صفحہ 75 تا 76، زیر آیت الممتحنۃ: 13، زیر لایعصینک فی معروف) کہ کون سی بات آپ صحیح کہیں گے اور کون سی غلط کہیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام امر بالمعروف کی تفسیر میں یہ فرماتے ہیں کہ: ''یہ نبی ان باتوں کے لئے حکم دیتا ہے جو خلاف عقل نہیں ہیں۔'' (براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن، جلد 21 صفحہ 420)

یعنی معروف باتیں وہ ہیں جو خلاف عقل نہیں ہیں اور وہ قرآن کریم کے حکموں کے مطابق بھی ہیں۔ پھر ایک حدیث میں واقعہ آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جگہ ایک قافلہ بھیجا۔ وہاں پہنچ کر ایک جگہ لوگوں نے آگ جلائی تو جو امیر قافلہ تھا اس نے ازراہ مذاق کہہ دیا کہ اگر میں تمہیں اس آگ میں کودنے کا حکم دوں تو کود جاؤ گے؟ بعض لوگوں نے کہا بالکل غلط چیز ہے، یہ تو خودکشی ہے۔ بعض نے کہا امیر کی اطاعت ضروری ہے۔ لیکن بہرحال بعد میں اس نے کہا میں مذاق کر رہا تھا۔ معاملہ ختم ہو گیا۔ مدینہ واپس پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ واقعہ بتایا تو آپؐ نے فرمایا کہ امراء میں سے جو شخص تمہیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا حکم دے اس کی اطاعت نہ کرو۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الجہاد، باب فی الطاعۃ، حدیث 2625)

یہ معروف کی تفصیل ہے کہ جو اللہ کا حکم ہے اس کے خلاف اگر حکم ہے تو وہ معروف نہیں ہے۔ لیکن جو اللہ اور اس کے رسول کے احکامات ہیں، ان کے مطابق حکم ہے تو وہ معروف ہے۔ اور بس یہ واضح ہو گیا کہ طاعت در معروف یا معروف فیصلہ جس کی پابندی ضروری ہے وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات ہیں۔ اور پھر اس کے رسول کے احکامات ہیں۔ پس جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق حقیقی خلافت قائم ہے اور یہ انشاء اللہ قائم رہنی ہے تو یہ خلافت جو ہے کبھی بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکموں کے خلاف فیصلہ نہیں کرے گی، جو قرآن اور سنت ہے اس کے مطابق ہی چلے گی۔

یہ الفاظ طاعت درمعروف یا معروف فیصلہ کی اطاعت کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں استعمال کئے جیسا کہ بیان ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنی شرائط بیعت میں اس کو رکھا ہے اور خلافت احمدیہ میں بھی ہر عہد میں یہ شامل کیا گیا ہے۔ اس کا مطلب واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو جاری کرنا اور جماعت کو اس کی تلقین کرنا اور ہر شخص جو اپنے آپ کو جماعت کا حصہ سمجھتا ہے اس کا یہ فرض ہے کہ اس عہد کی پابندی کرتے ہوئے خلیفہ وقت کی جو جماعت سے متعلق ہدایات ہیں ان پر عمل کرے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے بھی یہی فرمایا ہے کہ یہ کبھی نہیں ہو سکتا، اگر کبھی کوئی غلط ہدایت ہو گی بھی تو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خلافت کی حفاظت کرنی ہے اس لئے اس کے نتائج اللہ تعالیٰ کبھی برے نہیں ہونے دے گا اور ایسے حالات پیدا کر دے گا کہ اسکے بہتر نتائج پیدا ہوں۔ (ماخوذ از تفسیر کبیر، جلد 6، صفحہ 376 تا 377 زیر آیت النور: 56)

اس لئے معروف فیصلہ کی تشریح کرنا کسی شخص کا کام نہیں ہے معروف فیصلہ وہ ہے جو قرآن کے مطابق ہے اور سنت کے مطابق ہے اور حدیث کے مطابق ہے اور اس زمانے کے حکم عدل کے احکامات کے مطابق ہے۔ اور یہی وہ ذریعہ ہے جس سے جماعت کی وحدت قائم رہ سکتی ہے۔ اور یہی وہ مقصد ہے جس کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے تھے کہ وحدت پیدا کی جائے اور مخلصین اور اطاعت گزار لوگوں کی ایک جماعت پیدا ہو۔ ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واضح فرمایا ہے کہ مجھے تعداد بڑھانے سے کوئی غرض نہیں ہے کہ ایسے لوگوں کی تعداد بڑھاتا رہوں، جو میرے ساتھ شامل ہوتے رہیں لیکن اطاعت کرنا نہ جانتے ہوں۔ آپؑ نے فرمایا کہ اگر میری طرف منسوب ہونے والوں اور میری بیعت میں آنے والوں کی اصلاح نہیں ہوتی اور وہ اللہ اور اسکے رسول کی تعلیم کے مطابق اپنی زندگیاں نہیں گزارتے تو ایسی بیعت بے فائدہ ہے۔ (ماخوذ از مواہب الرحمن، روحانی خزائن، جلد 19 صفحہ 276) (ماخوذ از ملفوظات، جلد 6 صفحہ 142، ملفوظات، جلد 10، صفحہ 334)

پس ہمارے احمدی ہونے کا فائدہ تبھی ہے جب ہم اس حقیقت کو سمجھ کر اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اپنی تمام تر صلاحیت کے ساتھ کوشش کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''اطاعت کوئی چھوٹی سی بات نہیں اور سہل امر نہیں۔'' ''یہ کوئی اتنا آسان کام نہیں ہے'' ''یہ بھی ایک موت ہوتی ہے۔'' (ملفوظات، جلد 4، صفحہ 74، حاشیہ، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) جو شخص پورے طور پر اطاعت نہیں کرتا وہ اس سلسلہ کو بدنام کرتا ہے۔'' (ملفوظات، جلد 4، صفحہ 74، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپ فرماتے ہیں کہ: ''میں نے بار ہا اپنی جماعت کو کہا ہے کہ تم نرے اس بیعت پر ہی بھروسہ نہ کرنا اس کی حقیقت تک جب تک نہ پہنچو گے'' یعنی بیعت کی حقیقت تک ''تب تک نجات نہیں۔''

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 232 تا 233، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام کی حقیقی تعلیم کو سمجھتے ہوئے اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کے حق کو ادا کرنے والے ہم ہوں اور ہمیشہ خلافت سے مکمل اطاعت کے ساتھ وابستہ رہیں اور خلیفہ وقت کے تمام معروف فیصلوں پر سچے دل کے ساتھ اور کامل اطاعت کے ساتھ عمل کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق دے۔

......☆......☆......☆......

ارشاد باری تعالیٰ

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ (سورۃ البقرۃ:187)

ترجمہ: اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Masood Ah Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ارشاد باری تعالیٰ

اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (سورۃ البقرہ:279)

اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو سود میں سے باقی رہ گیا ہے، اگر تم (فی الواقعہ) مومن ہو

Prop. AFZAAL A SYED
Cell: +91-7207059581
+91-9100415876
MWM
METAL & WOOD MASTERS
Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

کلام الامام

''علم سے مراد منطق یا فلسفہ نہیں ہے
بلکہ حقیقی علم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے عطا کرتا ہے''
(ملفوظات، جلد 1 صفحہ 195)

طالب دعا: الہ دین فیملیز، بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

کلام الامام

''شہادت کا ابتدائی درجہ
خدا کی راہ میں استقلال اور ثبات قدم ہے''
(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 423)

طالب دعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شعبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل و ضلع کولگام (جموں کشمیر)

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی وبلجیم (ستمبر 2018)

دُنیاوی بہتری کے جوسامان اللہ تعالیٰ نے بہم پہنچائے ہیں ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے غافل نہیں ہونا
اگر یہ یادرکھیں گی تو دنیا تومل ہی جائے گی لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں سے حصہ لینے والی بھی بنیں گی ☆

پردے کی پابندی کرنا ہرعورت کی ذمہ داری ہے، ہربچی کی ذمہ داری ہے
اپنے لباس کو باحیالباس بنانا ہرعورت اور بچی کی ذمہ داری ہے اور یہی نمونے ہیں جو اگلی نسلوں میں پھر قائم ہوں گے
یہی نمونے ہیں جو جماعت کی انفرادیت کو بھی قائم رکھیں گے، یہی نمونے ہیں جو آپ کو تبلیغ کے میدان میں بھی کام آئیں گے ☆

ہمیشہ یادرکھیں کہ حقیقی زندگی دنیا میں ڈوبنے میں نہیں ہے بلکہ دین پر قائم ہونے میں ہے
اگر اپنی اور اپنی اولادوں کی حقیقی زندگی چاہتی ہیں تو اپنے اس عہد کو کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گی پورا کریں ☆

جلسہ سالانہ بلجیم میں سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے بصیرت افروز خطاب

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

15 رستمبر 2018 (بروز ہفتہ)

جلسہ سالانہ بلجیم کا دوسرا روز (بقیہ رپورٹ)

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تقسیم ایوراڈ کی تقریب کے بعد 12 بجکر 30 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ لوگوں میں سے بہت سی ایسی ہیں جو یہاں پاکستان سے عمومی نامساعد حالات، جو احمدیوں کے لیے پیدا کیے جارہے ہیں، اس کی وجہ سے آئی ہیں۔ لیکن شاید ہی کوئی ایسی ہو یا ہوسکتا ہے ایک دو ایسی ہوں جو براہ راست کسی تکلیف میں سے گزری ہوں۔ ہاں پاکستان میں یہ خوف ضرور ہے کہ ہمارے خاوند، ہمارے بچے، ہمارے قریبی عزیز خطرے میں ہیں اور کوئی بھی سر پھرا نام نہاد علما کے کہنے اور بھڑکانے پر کسی بھی وقت نقصان پہنچا سکتا ہے۔ یہ خوف یہ فکر کی تلوار ہر احمدی پر ہر وقت لٹک رہی ہے جو پاکستان میں موجود ہے۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ عموماً یہاں آکر کچھ عرصہ بعد اکثر لوگ خاص طور پر عورتیں بچے ان سخت حالات کو بھول جاتے ہیں۔ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ یہاں پیدا ہونے والی بہت سی لڑکیاں لڑکے یا جنہیں یہاں رہتے ہوئے ایک عرصہ گزر گیا ہے وہاں پاکستان میں احمدیوں پر جو سختیاں ہیں انہیں بھول چکی ہیں اور جن کے سب قریبی عزیز باہر آگئے ہیں وہ لوگ تو جانتے بھی نہیں یا اس درد کو محسوس نہیں کرتے جو اپنے قریبیوں کی وجہ سے محسوس ہوسکتا تھا کہ احمدیوں پر بعض جگہ کس قدر سختیاں ہوتی ہیں۔ پاکستان میں تو قانون کی وجہ سے یہ سختی احمدیوں سے روا رکھی جارہی ہے اور مولوی کو یا جماعت مخالف لوگوں کو کھلی چھٹی ہے لیکن پاکستان کے علاوہ بھی بعض ممالک ہیں جہاں احمدیوں کو احمدیت قبول کرنے کے بعد سختیوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ اسی طرح یہاں آنے والی بعض دوسرے کم ترقی یافتہ ملکوں سے آئی ہیں اور اس لیے آئی ہیں یا ان کے خاوند اس لیے یہاں منتقل ہوئے ہیں کہ ان ترقی یافتہ ملکوں میں بہتر روزگار کے مواقع میسر آئیں۔ بہر حال جن وجوہات کی وجہ سے بھی اکثریت یہاں آئی ہے حالات کی وجہ سے آئی ہیں یا بہتر روزگار کی تلاش میں آئی ہیں یا جیسا کہ میں نے کہا بعض سخت حالات کی وجہ سے آئی ہیں، ہمیشہ یادرکھنا چاہئے کہ دونوں صورتوں میں اللہ تعالیٰ نے جو دنیاوی لحاظ سے فضل فرمایا ہے اور دنیاوی بہتری کے جو سامان اللہ تعالیٰ نے بہم پہنچائے ہیں ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے غافل نہیں ہونا۔ اگر یادرکھیں گی تو دنیا تو مل ہی جائے گی لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں سے حصہ لینے والی بھی بنیں گی۔ ایسے کئی واقعات ملتے ہیں جب بعض عورتیں اور خاندان تکلیفوں سے گزر کر ان ممالک میں آئے اور اللہ تعالیٰ نے بے شمار فضل فرمائے لیکن بہت سے ایسے بھی ہیں جو سخت حالات کے باوجود اپنے ملک میں ہی رہے اور رہ رہے ہیں لیکن وہاں بھی اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور انہوں نے ڈٹ کر ان سختیوں کا مقابلہ بھی کیا۔ پاکستان کے علاوہ بعض ایسے ممالک ہیں جیسا کہ میں نے کہا وہاں ظلم ہوتے ہیں اور آخرکار وہاں اپنے اپنے ملکوں میں رہنے کے باوجود ان کو کامیابیاں بھی ملیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں بعض ایسے واقعات پیش کروں گا جو پاکستان کے علاوہ لوگوں کے بھی ہیں تاکہ آپ لوگ جو یہاں آئی ہیں، بیٹھی ہیں ان میں بچیاں ہیں، بچے ہیں جو جوان ہورہے ہیں اور انہیں ایک عرصہ گزر گیا ہے اور وہ لوگ بھی ہیں جن کو لمبا عرصہ رہنے کی وجہ سے یہ احساس نہیں کہ سختیاں کیا ہوتی ہیں، ان کو بھی پتا لگے اور ان کے ایمان میں بھی اضافہ ہو۔ اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی طرف توجہ پیدا ہو اس کا احساس بڑھے۔

پہلا واقعہ تو ایک پاکستانی خاتون کا ہی ہے جو سختیوں سے گزرنے کے بعد کینیڈا آگئی۔ براہ راست ان پر سختی ہوئی۔ اکثر عورتیں تو ایسی ہیں جن کے مردوں کو سختیوں سے گزرنا پڑا یا حالات ایسے پیدا ہوئے کہ براہ راست سختیاں نہیں بھی تھیں تو اس کی وجہ سے ملک چھوڑنا پڑا لیکن یہ براہ راست متاثر ہوئیں اور کینیڈا چلی گئیں۔ پھر وہاں جاکر انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو بڑھتے ہوئے بھی دیکھا اور اپنے پرانے حالات کو بھلایا نہیں ہے۔ یہ خاتون آنسہ صاحبہ کینیڈا سے ہیں۔ وہ لکھتی ہیں کہ جب میں پاکستان میں تھی اس وقت ہماری فیملی کو کشمیر سے ہجرت کرکے فیصل آباد آنا پڑا۔ ہجرت کی وجہ سے مالی حالات ٹھیک نہیں تھے۔ اس وقت مجھے ایک پرائیویٹ ہسپتال میں بطور ہیڈ نرس کے بہت اچھی نوکری مل گئی لیکن کچھ عرصہ بعد میرے علم میں آیا کہ اس ہسپتال کا ہیڈ ڈاکٹر جو انچارج تھا وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف گندی زبان استعمال کیا کرتا تھا۔ ایک روز اس نے مجھے اپنے دفتر بلایا اور کلمہ پڑھنے کو کہا کہ تمہارا کلمہ کیا ہے۔ میں نے کلمہ سنایا اور ساتھ ہی اسے کہہ دیا کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف ایسے کلمات نہیں سن سکتی جو تم کہتے ہو۔ اس پر اس نے مجھے یہ کہہ کر نوکری سے نکال دیا کہ تم قادیانی ہو۔ چنانچہ اس کے بعد پھر وہ کینیڈا آگئیں اور انکے حالات بھی بہتر ہو گئے۔ پس یہ ایمان کی مضبوطی ہے جو ہر احمدی کو دکھانی چاہئے اور یادرکھنا چاہئے کہ یہ ایمان کی مضبوطی ہی ہے جو ہمیں اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والا بناتی ہے۔

صدر لجنہ فیصل آباد نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ؒ کی خدمت میں خط لکھا تھا اور اس میں بھی ذکر کیا کہ ہسپتال کے ڈاکٹر نے اس طرح نکال دیا ہے تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ؒ نے جواب دیا تھا کہ جس نے ایسا کیا ہے اس کا ہسپتال اور کاروبار ختم ہوجائے گا۔ چنانچہ کچھ عرصہ بعد اس شخص کا ہسپتال، جو مالک تھا اس کے خلاف عدالت میں مقدمہ چلا اور وہ ختم ہو گیا۔ تو ایک لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے وہاں بھی بدلہ لے لیا کہ اس کا کاروبار ہی ختم ہوگیا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں نکالنے والا تھا۔ یہ نشان ہیں جو ہمیں نظر آتے ہیں۔ پاکستان کے حالات تو ہمارے سامنے آتے ہی رہتے ہیں اور اس کی وجہ سے بہت سے لوگ ملک سے باہر بھی نکل آئے ہیں جیسا کہ میں نے کہا لیکن دوسرے ممالک میں بھی احمدی عورتیں جس طرح سختی سے گزریں اور گزر رہی ہیں ان کی قربانیاں بھی غیر معمولی ہیں۔ ان کی مثالیں بھی بہت سی ہیں کہ انہوں نے اپنے ایمان کو سنبھال کر رکھا ہوا ہے۔ یہ مثالیں آپ لوگوں کو بھی جیسا کہ میں نے کہا دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ دلانے والی ہونی چاہئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بنگلہ دیش کی خاتون ہیں۔ اب بنگلہ دیش کے لوگ تو عموماً باہر بہت کم نکلے ہیں، اکادکا یا چند فیملیاں آئی ہیں۔ اس طرح نہیں آئے جس طرح پاکستان سے حالات کی وجہ سے آتے ہیں۔ حالانکہ حالات وہاں بھی بڑے خطرناک رہے، خوفناک رہے اور وہاں لوگ شہید بھی ہوئے۔ بہرحال ایک احمدی خاتون تھیں صدیقہ صاحبہ جو بطور انجینئر پرائیویٹ کمپنی میں ملازمت کر رہی تھیں انہوں نے 2011 کے یو.کے کے جلسہ میں شمولیت کیلئے چھٹی کی درخواست دی تو انتظامیہ نے پہلے چھٹی دے دی لیکن بعد میں جب ان کو پتا چلا کہ یہ احمدی ہیں اور اپنے خلیفہ سے ملنے اور جلسہ میں شامل ہونے کیلئے جا رہی ہیں تو انتظامیہ نے کہا کہ تمہیں نوکری سے استعفیٰ دے کر جانا پڑے گا اور ہم نے چھٹی نہیں دینی۔ اس پر موصوفہ نے فوراً استعفیٰ دے دیا اور بعد میں انہوں نے مجھے دعا کے لیے خط بھی لکھا۔ میں نے یہی لکھا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر فضل فرمائے گا اور پہلے سے بہتر انتظام کر دے گا۔ چنانچہ امیر صاحب لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل فرمایا کہ ملک میں نوکری کی تلاش کیلئے خاصی بھاگ دوڑ کرنی پڑتی ہے لیکن موصوفہ نے ایک جگہ درخواست دی اور وہاں بغیر کسی کوشش کے اور بھاگ دوڑ کے ان کو فوری طور پر وہاں اس سے بہت نوکری مل گئی۔ تو اللہ تعالیٰ بھی پھر ایسے لوگوں کو نوازتا ہے جب وہ قربانیاں کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر دو احمدی خواتین جنہوں نے ہر ظلم برداشت کیا لیکن دین کو دنیا پر مقدم رکھا۔ ان کے باہر آنے کے بھی وہاں کوئی سامان نہیں تھے لیکن انہوں نے اس کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ صوبہ بنگال جو ہندوستان میں ہے وہاں سے انسپکٹر صاحب تحریک جدید ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ بتھاری کے واجد علی صاحب منڈل مرحوم کو 1982 میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ قبول احمدیت کے بعد شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ یہاں تک کہ ان کے بھائی بھی سخت مخالف ہو گئے۔ خاندان نے قطع تعلق کر دیا۔ واجد علی صاحب کی دو بیٹیاں فاطمہ بیگم اور ماجدہ بیگم کی شادی قبول احمدیت سے پہلے ہو چکی تھی اس لیے مخالف بھائی نے موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے دونوں غیر احمدی دامادوں کو ورغلایا جس سے دونوں دامادوں نے اپنی اپنی بیویوں فاطمہ اور ماجدہ کو ہر قسم کی تکلیف دینی شروع کر دی کہ شاید بیٹیوں کی وجہ سے باپ پر اثر ہو اور وہ احمدیت سے توبہ کر لے اور چھوڑ دے۔ لیکن باپ نے اس کی کوئی پرواہ نہیں کی، ان پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ آخر دامادوں نے کورٹ کے ذریعہ سے اپنی اپنی بیویوں کو طلاق نامہ بھجوا دیا۔ جو فاطمہ تھیں وہ ابھی احمدی نہیں تھیں، وہ اپنے دو چھوٹے بچوں کو لیکر والدہ کے گھر آگئیں اور احمدیت کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیں اور اسی طرح دوسری نے بھی اور معلومات لیں اور دونوں نے پڑھ کر، سمجھ کر احمدیت اختیار کر لی اور احمدیت میں شامل ہو گئیں۔ کچھ عرصہ کے بعد جو ماجدہ تھیں ان کی تو قادیان میں شادی ہو گئی اور وہ تو اللہ کے فضل سے خوشحال زندگی بسر کر رہی ہیں لیکن فاطمہ کو قبول احمدیت کی بنا پر اپنی خوشحال زندگی قربان کرنی پڑی لیکن پھر بھی ان کے ثبات قدم میں کوئی لغزش نہیں آئی۔ موصوفہ وہاں سلائی کا معمولی کام کرنے لگیں اور گزارہ کر لیتی تھیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کے بعد ان کا ایمان بھی مضبوط ہوا۔ لکھنے والے لکھتے ہیں کہ مالی قربانی بھی اپنی استطاعت سے دس گنا بڑھ کر کرتی تھیں اور احمدیت قبول کرنے کے بعد ہمیشہ ان کی عادت تھی اور کوشش تھی کہ ہر قسم کی قربانی جماعت کی خاطر دینے میں ان کا قدم آگے سے آگے بڑھتا چلا جائے۔ تو یہ تھیں قربانی کرنے والی عورتیں جو باہر بھی نہیں آسکتیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر ہندوستان کی ایک مخلص خاتون کا ذکر کرتے ہوئے بنگال کے سرکل انچارج لکھتے ہیں کہ ایک صاحب فضل الرحمن صاحب جو کلکتہ میں ٹائپسٹ تھے انہوں نے بیعت کی مگر ان کی اہلیہ نے ان کی شدید مخالفت کی حتیٰ کہ شوہر کے ساتھ رہنا بھی گوارا نہ کیا اور میکے چلی گئیں لیکن کچھ عرصہ بعد موصوفہ نے خواب کی بنا پر بیعت کر لی اور شوہر کے پاس واپس آگئیں اور پھر مخالفت کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ رشتہ داروں نے، ملاؤں نے بڑا زور لگایا۔ رشتہ داروں نے ان کو مارا پیٹا بھی حتیٰ کہ ان کو اتنا شدید مارا کہ اس مار پڑنے کی وجہ سے ایک وقت ایسا آیا کہ ان کو ہسپتال میں داخل ہونا پڑا لیکن احمدیت پر ثابت قدم رہیں۔ اس گاؤں میں ان کی ایک ہی فیملی احمدی تھی۔ ان کے شوہر کی وفات پر مولویوں نے بڑا شور مچایا کہ یہاں تمہیں دفن نہیں کرنے دیں گے۔ ان خاتون نے مبلغ کو فون کیا کہ احمدیوں کو لے کر آؤ تا کہ تدفین کی جاسکے۔ مخالفین نے قبرستان میں دفنانے سے روک دیا۔ بڑی باہمت خاتون تھیں۔ انہوں نے کہا کوئی بات نہیں اگر قبرستان میں نہیں دفنانے دیتے تو میں ان کو اپنے گھر کے صحن میں ہی دفن کر لوں گی۔ چنانچہ ہمارے احمدیوں نے جنازہ پڑھا اور ان کے گھر کے صحن میں ہی تدفین ہوئی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے ایک بیٹے معلم بھی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر اسی طرح ہندوستان کی ایک اور مخلص خاتون کا ذکر ہے۔ نارائن پور ضلع کھمم آندھرا پردیش میں شدید مخالفت کی وجہ سے لوگ احمدیت سے دور ہو گئے تھے۔ پہلے احمدیت قبول کی اور پھر ڈر کر خاموشی اختیار کر لی۔ لیکن دو گھر مخالفت میں بھی ثابت قدم رہے۔ ان میں ایک بی جان صاحبہ تھیں جن کی عمر 65 سال اور ان کی معمولی کھیتی باڑی تھی۔ انہوں نے مخالفت کے بعد جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کا ارادہ کیا۔ قادیان سے جب واپس گئیں تو مخالفین جنہوں نے سارے گاؤں کو ڈرایا ہوا تھا ان کے پاس آئے اور دھمکی دی کہ تیرا شوہر بوڑھا ہے وہ مر گیا تو جنازے میں کوئی نہیں آئے گا، نعش پڑی رہے گی اور سڑ کر کیڑے پڑ جائیں گے۔ بی جان صاحبہ نے کہا کہ مجھے اس کی پرواہ نہیں۔ میں اپنے ایمان پر قائم ہوں اور میرا خدا تمہیں ضرور سزا دے گا۔ میں نے قادیان میں بہت دعائیں کی ہیں۔ بہرحال چند دن بعد مخالفت میں پیش پیش جو شخص تھا وہ مشکوک حالت میں مرا ہوا پایا گیا۔ اس کا پوسٹ مارٹم ہوا اور تین دن تک اس کی نعش لینے کوئی نہیں آیا اور پھر کہنے والے بیان کرتے ہیں کہ ان کی نعش میں کیڑے پڑ گئے۔ تو اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندوں کی، مظلوموں کی جب آہیں سنتا ہے تو ایک واضح نشان کے طور پر اس کے نتائج بھی دکھاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر ایک خاتون عرفانہ صاحبہ ہیں، یہ سہارن پور کی ہیں وہ اپنے خاوند پر بیتنے والے ایک دردناک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ 2008 میں مخالفین احمدیت کی طرف سے جو ظلم وستم اور بربریت کا مظاہرہ ہوا اسے دیکھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ میں نے اسے خود دیکھا ہے۔ کہتی ہیں کہ 2006 میں ہم لوگوں کو احمدیت کے بارے میں معلوم ہوا۔ میرے شوہر کی کپڑے کی دوکان تھی۔ اکثر دوپہر کے وقت انکے نئے ساتھی جو کہ احمدیت کو اچھی طرح سے جانتے تھے آکر بیٹھتے اور دونوں کے درمیان گھنٹوں اس بارے میں بات چیت ہوتی، تکرار ہوا کرتی تھی۔ کہتی ہیں کہ میرے خاوند جماعت اسلامی سے تعلق رکھتے تھے اور اس وقت تقریباً آٹھ سال سے سہارن پور کے جماعت اسلامی کے امیر بھی تھے۔ اس لیے ان کی بحث بھی بڑی ہوتی تھی۔ کہتی ہیں کہ 2006 میں میرا بڑا بیٹا قادیان گیا اور اس نے وہاں بیعت کر لی۔ اس کے بعد تقریباً ایک سال تک اس نے بیعت کرنے کی بات ہم سے چھپا کر رکھی۔ جب یہ بات ہمیں معلوم ہوئی کہ وہ احمدی ہو گیا ہے تو اسکے بعد میرے چھوٹے بیٹے نے بھی بیعت کر لی۔ وہ اسے بھی خاموشی سے تبلیغ کرتا رہا۔ اسکے بعد میرے خاوند نے اور بعض رشتہ داروں نے قادیان کی زیارت کا پروگرام بنایا۔ قادیان آنے پر انہوں نے جو کچھ دیکھا اور محسوس کیا اسکے بارے میں کہتے ہیں کہ جو ہمارے مولوی صاحبان کہتے ہیں قادیان کے بارے میں غلط باتیں کہتے تھے اس سے بالکل مختلف پایا۔ سب جھوٹ تھا اور ان میں کوئی حقیقت نہیں تھی۔ قادیان سے واپسی پر انہوں نے ہمارے سامنے قادیان کی حقیقت بیان کی جس کو سن کر ہمارے دل بھی مطمئن ہو گئے۔ چنانچہ کہتی ہیں کہ 27 مئی 2008 کو ہم سب نے بیعت کر لی۔ وہی دن جب لاہور میں ظالمانہ طور پر دو مسجدوں میں ہمارے احمدیوں کو شہید کیا گیا اسی دن اللہ تعالیٰ نے اس پورے خاندان کو احمدیت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔

اس کے بعد کہتی ہیں کہ ارد گرد کے لوگوں نے ہم پر شک کرنا شروع کر دیا، شاید ان کو شک ہو گیا کہ ہم احمدی ہو گئے ہیں۔ تو جیسے جیسے وقت گزرتا گیا یہ شک یقین میں بدلتا گیا اور مخالفت تیز ہوتی گئی۔ ہمارے رشتہ داروں نے ہمارا بائیکاٹ کر دیا۔ لوگ ہمیں قادیانی کہہ کر طنز کرنے لگے۔ بچوں کو پریشان کیا جانے لگا۔ مسلمان دوکانداروں نے ہمیں سامان وغیرہ دینا بند کر دیا۔ قتل کی اور مارنے کی دھمکیاں ملنے لگیں۔ ہمارے خلاف پروپیگنڈا شروع ہو گیا اور حالات بگڑتے چلے گئے۔ مخالفت زور پکڑتی چلی گئی مگر ہم سب پر اس بات کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ ہم اپنے ارادے پر، اپنے ایمان پر مضبوطی سے قائم رہے۔ کہتی ہیں میرے بچوں کو اسکول میں بہت ستایا جانے لگا اور بچے ساتھی تنگ کرتے تھے کہ تم لوگوں نے پیسے لے کر بیعت کی۔ ان بچوں کو اسکول کے کچھ استادوں نے اور مولویوں نے سکھایا تھا کہ ان لوگوں نے پیسے لے کر اپنا ایمان بیچ دیا ہے۔ کہتی ہیں غرض ہر طرح سے ہمیں تنگ کیا جاتا تھا۔ بچوں کا باہر نکلنا مشکل ہو گیا اور ہم سب پریشان تھے۔ اسکول جانا اور ٹیوشن سینٹر وغیرہ جانا بھی بند ہو گیا۔ سارے رشتہ داروں، محلہ والوں نے سوشل بائیکاٹ کر دیا۔ بات بھی کوئی نہیں کرتا تھا۔ غرضیکہ انہوں نے پریشان کرنے کا کوئی بھی طریقہ نہیں چھوڑا۔ شوہر کے ساتھ بھی دوکانداروں نے برا سلوک کرنا شروع کر دیا اور ان کی دوکان کے ارد گرد کچھ پہرے دار انہوں نے چھوڑ دیئے تا کہ کوئی رشتہ دار ہمارے گھر نہ آسکے۔ مسلمان لوگوں نے ہمارا سامان لینا بند کر دیا جس کی وجہ سے ہماری دوکان کا کام دن بدن ختم ہوتا جا رہا تھا۔ کہتی ہیں جب میرے خاوند گھر آتے تو دن بھر کے گزرے ہوئے حالات ہمیں بتاتے۔ کہتی ہیں ایک رات تقریباً بارہ بجے کے قریب جب ہم سو رہے تھے تو محلے کے ایک لڑکے نے شور مچانا شروع کر دیا کہ تم لوگوں کی دوکانیں جلا دی گئی ہیں۔ گھر کے سارے مرد جلدی جلدی اٹھ کر دوکانوں کی طرف چل دیئے۔ وہاں جا کر دیکھا تو آگ لگی ہوئی تھی۔ بہرحال فائر بریگیڈ والے آگئے تھے اور آگ بجھا رہے تھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے زیادہ نقصان نہیں ہوا۔ یہ کہتی ہیں کہ ان سب حرکتوں کے باوجود بفضلہ تعالیٰ ہم اپنے ایمان پر قائم رہے اور جماعت کے ساتھ جڑے رہے۔ کبھی مخالفت کی وجہ سے یہ بات ہمارے دل میں نہیں آئی کہ احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے ہم پر یہ ظلم ہو رہا ہے۔ کہتی ہیں بہرحال جیسے جیسے ظلم بڑھتے گئے ہمارے ایمان بھی اسی طرح مضبوط ہوتے چلے گئے۔ شہر کے مولوی دن رات ہمارے خلاف جلسے وغیرہ کرنے لگے۔ لوگوں کو ہمارے خلاف بھڑکانے لگے۔ باوجود ہندستان میں ہونے کے شہر کا ایک حصہ مسلمانوں کا تھا، ایک حصہ ہندوؤں کا اور مسلمان علاقے میں ان کی جتنی مخالفت ہوسکتی تھی کی جاتی تھی۔ کہتی ہیں ایک رات مخالفین احمدیت نے ہمارے

خلاف بہت بڑے جلسے کا اہتمام کیا۔ سارے شہر میں لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ سے جلسہ کا پروگرام سنانے کا انتظام کیا گیا اور بہت بھڑکیلی تقریریں کی گئیں۔

کہتی ہیں اسی رات کو ہمیں خبر ملی کہ مخالفین نے ایک احمدی بھائی افضال احمد کے گھر پر حملہ کر دیا ہے اور ان کو بہت مارا پیٹا گیا ہے، شدید زخمی کر دیا گیا۔ اسکے بعد جتنے بھی سہارن پور میں احمدی گھر تھے باری باری سب پر حملہ کیا گیا۔ اگلے دن جمعہ کی نماز کے بعد مخالفین نے ہمارے گھر پر بھی حملہ کر دیا۔ حملہ آور ہمارے خلاف نعرے بازی کر رہے تھے۔ اس وقت میں گھر پر اکیلی تھی۔ میں نے اپنے بچوں کو گھر کے پچھلے کمرے میں چھپا دیا۔ میرے دیور کے گھر میں مخالفین نے گھس کر بہت مالی نقصان پہنچایا۔ میں اکیلی ان سب کا سامنا کرتی رہی اور ان کے آگے ہار نہیں مانی۔ وہ لوگ آگ لگانے ہی والے تھے کہ پولیس آگئی۔ پولیس نے آکر ان سب پر لاٹھی چارج کیا، آنسو گیس کا استعمال کیا۔ تعداد بہت زیادہ تھی، پولیس کے کنٹرول میں نہیں ہو رہی تھی، پولیس بھی ڈر رہی تھی۔ تو بہرحال پولیس نے مشورہ دیا کہ آپ لوگ کچھ وقت کیلئے یہاں سے چلے جائیں، ابھی حالات ٹھیک نہیں اور کہتی ہیں اسی رات ہم سہارن پور چھوڑ کر اس جگہ سے قادیان کے لیے روانہ ہوئے لیکن ان سب حالات کے باوجود استقامت دکھائی۔ پس جب ایمان نصیب ہوتا ہے تو پھر اگر حقیقی ایمان ہو تو استقامت بھی ملتی ہے۔ عورتوں اور بچوں کی استقامت مردوں میں بھی حوصلہ پیدا کرتی ہے۔ اگر یہ عورتیں اور بچے بزدلی دکھائیں تو پھر مرد بھی پریشان ہو جاتے ہیں۔ پس یہ لوگ ہیں جو کہیں باہر نہیں جا سکتے لیکن وہاں رہ کر مخالفت کا سامنا کر رہے ہیں زیادہ سے زیادہ یہ کہ قادیان چلے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر امیر صاحب گیمبیا لکھتے ہیں کہ یہاں نارتھ بنک ریجن کے ایک قصبہ میں ایک خاتون سسٹر تید ا پیدائشی احمدی ہیں اور ایک مخلص احمدی گھرانے سے تعلق ہے۔ تاہم قسمت انہیں ایک عجیب موڑ پر لے آئی اور اس کی شادی ایک غیر احمدی سے ہوگئی۔ اس کا خاوند ایک مذہبی کٹر گھرانے سے تعلق رکھتا تھا۔ وہ لوگ افریقن بھی بڑے کٹر مسلمان ہیں جو شدت پسند ہیں اور مسجد کا امام بھی اسی خاندان سے مقرر ہوتا تھا۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ جماعت کے بھی سخت مخالف تھے۔ اس خاتون نے ان سب کے ہوتے ہوئے اپنے دین کو نہ چھپایا اور برملا اظہار کیا اور ہمیشہ اسی طرح جماعتی پروگرام میں شرکت کرتی رہیں جیسے پہلے کرتی تھیں۔ لیکن خاوند یا اس کے خاندان کے فرد کے پیچھے کبھی انہوں نے نماز نہیں پڑھی۔ انہوں نے کہا میں احمدی ہوں تم لوگوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھوں گی۔ اسی طرح اس خاندان کی نفرت اور ظلم کا نشانہ بنتی رہیں لیکن اپنا ایمان نہیں بیچا اور ثابت قدم رہیں۔ اپنے بچوں کا بھی جماعت سے مضبوط تعلق قائم رکھا۔ انکے بچے بھی باقاعدگی سے مشن ہاؤس آتے اور تربیتی کلاسز میں شامل ہوتے۔ بہرحال خاوند نے تنگ کرنے کے بعد کچھ عرصہ کے بعد دوسری شادی کر لی اور نو ماہ تک اس پہلی بیوی کو بے یار و مددگار چھوڑ دیا، کوئی پرواہ نہیں کی۔ ان کے بڑے بھائی اور جماعت نے اس کی کچھ عرصہ مالی مدد کی۔ یہ تمام عرصہ بھی اس نے انتہائی صبر اور استقامت سے بسر کیا۔ ہمیشہ دعا کرتی اور مضبوطیٔ ایمان کا اظہار کرتی تھیں اور یہ کہتے ہیں کہ خاوند کے خاندان میں یہ بھی رواج تھا (اور ان کا مضبوطیٔ ایمان کا واقعہ ہے) کہ دیگر ہمسائے اکٹھے مل کر ایک مذہبی اجلاس کرتے تھے جس میں کسی بڑے امام کو بلایا جاتا تھا۔ اس تقریر میں جو غیر احمدی امام آیا اس نے تقریر کے دوران کہا کہ جب بھی کوئی احمدیہ مسجد میں نماز پڑھتا ہے اسے پچیس ڈلاسی دیئے جاتے ہیں۔ ڈلاسی وہاں گیمبیا کی کرنسی کا نام ہے۔ وہ سسٹر تید ا بھی وہاں موجود تھیں انہوں نے کھڑے ہو کر کہا کہ یہ امام جھوٹ بول رہا ہے کیونکہ میں خود ہمیشہ سے احمدیوں کی مسجد میں نماز پڑھتی رہی ہوں اور ایک بھی ڈلاسی کبھی وصول نہیں کیا۔ تو یہ بات امام کو شرمندہ کرنے کیلئے کافی تھی۔ اس بات پر اس کو گھر والوں نے اور ہمسایوں نے مسجد سے نکال دیا اور ان پر کافی سختیاں ہوئیں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے پانچ بیٹوں اور ایک بیٹی کی بڑے اچھے رنگ میں انہوں نے تربیت کی ہے اور یہ سب جماعت سے اخلاص کا تعلق رکھنے والے ہیں اور تھوڑی آمدنی کے باوجود باقاعدگی سے چندہ ادا کرنے والی ہیں اپنے اور اپنے تمام بچوں کی طرف سے ہر تحریک میں حصہ لیتی ہیں اور ایک مثالی احمدی بچے ہیں۔ قرآن کریم بھی پڑھ چکے ہیں۔ یہ ہیں ایمان بچانے والی اور دیندار خواتین جو دین پر قائم رہیں گی اور کامیاب ہوں گی اور اللہ تعالیٰ کے انعامات کی بھی وارث بنیں گی نہ کہ وہ جو دین میں کمزوری دکھانے والی ہیں۔ غربت کے باوجود مالی قربانی میں پیش پیش تھیں۔ باوجود نامساعد حالات کے، باوجود گھر والوں کی مخالفت کے بچوں کی تربیت اعلیٰ رنگ میں کی اور انہیں احمدیت سے جوڑے رکھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس یہاں آکر جبکہ آپ لوگوں کو مذہبی اور دینی آزادی ہے اپنے بچوں کو دین سکھانے کی طرف توجہ دلائیں۔ خود بھی دین کا علم بڑھانے کی طرف توجہ کریں۔ اپنے ایمان میں مضبوطی پیدا کریں۔ یہاں ان ترقی یافتہ ملکوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ ماحول بھی ہر وقت بگاڑ پیدا کر رہا ہے۔ کئی دفعہ میں بچوں کو سمجھا چکا ہوں، عورتوں کو بھی، مردوں کو بھی اور یہاں ہمیں پہلے سے بڑھ کر اپنے بچوں کو سنبھالنے کیلئے کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ یہاں بچوں کو دین سے جوڑنا ایک بہت بڑا کام ہے اور جو خاص طور پر عورتوں اور ماؤں کی ذمہ داری ہے۔ پس اس فرض کو سمجھیں۔ اس ذمہ داری کو سمجھیں اور یاد رکھیں کہ جس طرح ایک دور دراز افریقہ کے رہنے والے ملک کی یہ عورت دشمنوں میں رہنے کے باوجود اپنے بچوں کی تربیت کی طرف خاص توجہ دیتی رہی تو یہاں آکر آپ لوگ جو پڑھی ہوئی عورتیں ہیں آپ کو تو خاص طور پر اس طرف توجہ دینی چاہیئے تا کہ آپکی نسلیں ہمیشہ احمدیت پر قائم رہیں اور برباد نہ ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر امیر صاحب گیمبیا ہی تحریر کرتے ہیں کہ نارتھ بنک کی ایک سسٹر ٹبارا صاحبہ ہیں۔ تین سال ہوئے انہوں نے احمدیت قبول کی۔ انکی عمر 57 سال ہے۔ ان کے اپنے گاؤں میں جو داعی الی اللہ خواتین ہیں ان میں انکا ایک منفرد مقام ہے۔ تین سال پہلے بیعت کی اور تبلیغ اور دعوت الی اللہ میں ایک مقام حاصل کرلیا۔ کئی کئی میل پیدل سفر کر کے اپنے رشتہ داروں کو اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچانے جاتی ہیں۔ ان کی کوششوں کے باعث ان کے بھائی جو کہ ایک جگہ کے چیف بھی ہیں احمدی ہوئے اور اللہ کے فضل سے بڑے پکے اور مخلص احمدی ہیں۔ یہ تمام دیگر لجنہ کو جلسہ سالانہ پر اپنا خرچ کر کے جانے کی تلقین کرتی ہیں۔ غریب عورتیں ہیں، بعض دفعہ جماعت دیتی ہے لیکن وہ کہتی ہیں کہ ''نہیں! اپنا خرچ کر کے جاؤ۔'' اسکے علاوہ دیگر چندہ جات، چندہ عام اور مجلس کے جو چندے ہیں وہ ادا کرنے کی طرف توجہ دلاتی رہتی ہیں۔ تو پس یہاں اچھے حالات میں جب آپ آگئیں اور آپکو یہاں تبلیغ کرنے میں کوئی پابندی اور روک بھی نہیں ہے تو یہاں تو اسلام کا حقیقی پیغام ہر گھر میں پہنچانے کیلئے آپ کو تیار رہنا چاہیئے اور لجنہ کو اور ہر عورت کو انفرادی طور پر بھی پہنچانے کی کوشش کرنی چاہیئے اور باقاعدہ منصوبہ بندی کرنی چاہیئے۔ اگر انہوں نے مشکل حالات میں بھی تبلیغ کو مقدم کیا ہوا ہے اور دین کا پیغام پہنچا رہی ہیں تو آپ بھی اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ کے پیغام کو گھر گھر پہنچانے کا عزم کریں اور اس کیلئے سب سے پہلا قدم یہی ہے کہ اپنے آپ کو دینی تعلیم سے اور دینی علم سے آراستہ کریں۔ خود اپنے اندر علم پیدا کریں۔ اپنے بچوں کی صحیح رنگ میں تربیت کریں۔

بعض موقعوں پر بعض احمدی عورتوں نے مردوں سے بڑھ کر جرأت کا مظاہرہ کیا ہے اور ایسی ایمانی غیرت دکھائی ہے کہ انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ چنانچہ مالدہ بنگال کے سرکل انچارج لکھتے ہیں کہ 2005 میں سرکل مالدہ کی بیرگاچھی جماعت میں احمدیہ مسجد کی بنیاد رکھنے کے وقت مخالفین احمدیت کی طرف سے شدید مخالفت ہوئی۔ بعض افراد لڑائی جھگڑا کرنے پر اُتر آئے۔ اس وقت ہماری ایک خاتون ذکیہ صاحبہ نے اپنی ایمانی جرأت کا مظاہرہ کیا اور اپنے ہاتھ میں ایک چاقو لے کر مخالفین احمدیت کے سامنے آگئیں اور کہنے لگیں کہ اگر کسی کے اندر ہمت ہے تو اب آگے آکر ہماری مسجد کی تعمیر میں روکاوٹ ڈالو۔ ان کی اس ہمت اور جوش کو دیکھ کر تمام مخالفین ڈر گئے اور اسی وقت وہاں سے بھاگ گئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب جماعت میں مسجد کے ساتھ ایک وہاں معلم کا گھر بھی تعمیر ہو چکا ہے اور باقاعدہ پانچ وقت نمازیں ہوتی ہیں وہاں۔ اب یہ اس عورت کی ایمانی جرأت تھی جو مردوں کیلئے بھی نمونہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ لوگ تو باہر نہیں آسکتے کہ اپنی مشکلات کو دُور کرسکیں لیکن پھر بھی ثابت قدم ہیں تکلیفوں کو برداشت کر رہے ہیں اور اس تکلیفوں کے باوجود ان کے ایمان مضبوط ہیں۔ یہاں آنے والوں کو آسانیاں ملنے کے بعد اس بات کا کس قدر خیال رکھنا چاہیئے کہ اپنے ایمان کو مضبوط کریں، اپنے ایمانوں کو بچائیں اور پہلے سے بڑھ کر عملی طور پر اپنے آپ کو ایک سچا اور حقیقی احمدی بنائیں۔ قرآن کریم کے حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کریں نہ یہ کہ اس ماحول میں گم ہو جائیں۔ اپنے بچوں کو بھی نصیحت کریں۔ لڑکیوں کو بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ان کے والدین کا یہاں آنا، ان کے خاندانوں کا یہاں آنا دین کی وجہ سے ہے۔ اس لئے آپ لوگوں نے بھی دنیا میں گم نہیں ہونا بلکہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے اور یہی چیز ہے جس سے آپ کو دنیا میں بھی بقا ہے اور اگلے جہان میں بھی بقا ہے اور آپ کا ہر عمل اس کے مطابق ہو جو اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔ بعض احکامات اللہ تعالیٰ نے بڑے واضح طور پر دیئے ہوئے ہیں۔

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''کوئی نیکی اس وقت تک نیکی نہیں رہتی جب تک خدا تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے ساتھ انسان چمٹا رہنے کی کوشش نہ کرے''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 اپریل 2015)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ ارم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''وہ آلہ اور وہ ہتھیار جن سے اسلام کو دنیا پر غالب کیا جاسکتا ہے بندے کی وہ دعائیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو اپنی طرف کھینچتی ہیں''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 19 جون 2015)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ہنگل باغبانہ، قادیان

پردے کا حکم ہے۔ اب پردے کی پابندی کرنا ہر عورت کی ذمہ داری ہے، ہر بچی کی ذمہ داری ہے۔ اپنے لباس کو باحیا لباس بنانا ہر عورت اور بچی کی ذمہ داری ہے اور یہ یہی نمونے ہیں جو اگلی نسلوں میں پھر قائم ہوں گے۔ یہی نمونے ہیں جو جماعت کی انفرادیت کو بھی قائم رکھیں گے۔ یہی نمونے ہیں جو آپ کو تبلیغ کے میدان میں بھی کام آئیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ نہیں ہے کہ مغرب میں آ کر لوگ پردے کو بھول جاتے ہیں۔ یہاں بھی بعض ایسے حالاے پیدا ہوتے ہیں جن کی وجہ سے یہاں کے جو غیر مذہبی ادارے ہیں یا وہ لوگ ہیں جنکا مذہب سے کوئی تعلق نہیں اور اداروں کے سربراہ ہیں وہ احمدی عورتوں کے سامنے روکیں کھڑی کرتے ہیں اور سب سے بڑا اعتراض یہی ہوتا ہے کہ تم نے پردہ نہیں کرنا، تم نے حجاب نہیں لینا لیکن جن کا ایمان مضبوط ہے وہ اپنے نمونے دکھاتی ہیں۔

یہاں کینیڈا کی ایک مثال ہے یہاں بھی ایک خاتون تھیں، ان کا نام کہکشاں ہے اور وہ کہتی ہیں کہ جب میں نے پڑھائی مکمل کر لی تو میں جاب کرنا چاہتی تھی اور بہت سی جگہوں پر جاب کیلئے اپلائی کیا لیکن کوالیفکیشن ہونے کے باوجود میرے پردے کرنے کی وجہ سے مجھے جاب نہیں دی گئی۔ میں نے اپنے آپ سے وعدہ کیا تھا کہ چاہے کچھ بھی ہو میں پردہ نہیں چھوڑوں گی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے استقامت دی اور میں نے پردے کی وجہ سے کئی نوکریوں کو چھوڑ دیا۔ تو مضبوط ایمان والوں کی یہ نشانی بھی ہے۔ یہاں ان ملکوں میں بھی، جرمنی میں بھی، یو۔کے میں بھی بعض لوکل لوگ ہیں، انگریز ہیں، جرمن ہیں انہوں نے احمدیت قبول کی ہے تو بغیر کسی جھجک کے، بغیر کسی پریشانی کے اپنے پردے کا جو معیار ہے اس کو قائم کیا ہے۔ یہ نہیں کہ پاکستان سے پردہ کرتی آئیں اور یہاں آکر پردے اُتار دیئے یا اپنی اگلی نسلوں میں پردے کو رواج نہیں دیا۔ پردے کی ایک بنیادی تعلیم ہے، قرآن شریف میں اس کا واضح طور پر حکم ہے۔ پس جب آپ نمازوں کی طرف توجہ دیں جب آپ مالی قربانیوں کی طرف توجہ دیں تو اللہ تعالیٰ کے باقی احکامات جو ہیں ان کی طرف بھی توجہ دیں کہ اسی سے ہماری اس دنیا میں بھی کامیابی ہے اور اگلے جہان میں بھی کامیابی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اس طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ایمان کی مضبوطی کے بہت سارے واقعات ہیں۔ ابھی جرمنی میں ہی مجھے فلسطین سے آئی ہوئی تین بہنیں ملیں اور ان کو اپنے خاندانوں کی طرف سے بڑی پریشانی کا سامنا ہے۔ خاوندوں کی طرف سے پریشانی کا سامنا ہے، بلکہ عدالت میں مقدمے چل رہے ہیں۔ ان کو حقوق سے محروم کر رہے ہیں، بچوں سے محروم کر رہے ہیں لیکن اس کے باوجود جب میں نے ان سے پوچھا کہ تم ایمان پر قائم ہو تو انہوں نے کہا کہ ہاں ہمارے ایمان کو کوئی نہیں ہلاسکتا۔ ہم مضبوطی سے احمدیت پر قائم ہیں اور ایمان پر قائم ہیں اور مخالفت کا ہر طرح مقابلہ کریں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس یہ واقعات آپ کو یہ احساس دلانے والے ہونے چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب آپکے بہتر حالات کئے ہیں، مالی لحاظ سے بھی اور اپنے دین پر اپنی مرضی سے عمل کرنے کے لحاظ سے بھی تو آپ پر کس قدر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اپنی حالتوں کو دین کے مطابق کریں۔ دین کے احکامات کو ہر دوسری چیز پر فوقیت دیں۔ ان عورتوں کی قربانیوں کو سامنے رکھیں جو آج بھی دین کی خاطر تکلیفیں اٹھا رہی ہیں اور برداشت کر رہی ہیں۔ اگر یہ احساس مٹ گیا اور یہاں کی رونقوں نے، یہاں کی چکا چوند نے، یہاں کی دنیاداری نے آپ کو صرف دنیا میں ڈبو دیا جیسا کہ میں نے کل خطبہ میں بھی ذکر کیا تھا تو پھر خدا تعالیٰ کو بھی کسی کی پرواہ نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمیشہ یاد رکھیں کہ حقیقی زندگی دنیا میں ڈوبنے میں نہیں ہے بلکہ دین پر قائم ہونے میں ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا تھا تا کہ روحانی زندگی عطا کریں۔ یہی آپ کے بارہ میں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور اسی مقصد کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس زمانہ میں بھیجا گیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آخر پر فرمایا: پس اگر اپنی اور اپنی اولادوں کی حقیقی زندگی چاہتی ہیں تو اپنے عہد کو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے، اپنے اس عہد کو کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گی اسے پورا کریں۔ ہر وقت اپنے سامنے رکھیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب 1 بجکر 30 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں ممبرات لجنہ اور ناصرات کے درج ذیل مختلف گروپس نے مختلف زبانوں میں دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ سب سے پہلے عربی، فرنچ اور فلامش زبانوں میں حمد ونعت پیش کی گئی۔ بعدازاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا کلام ؎

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

خوش الحانی سے پیش کیا گیا۔ اس کے بعد عرب لجنہ نے ترانہ پیش کیا۔ بعدازاں ناصرات اور واقفات گروپ نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ بنگلہ زبان میں بھی ایک گروپ نے ترانہ پیش کیا۔ اس کے بعد اردو زبان میں خلافت، خلیفہ وقت سے عشق ووفا اور جلسہ سالانہ کے حوالہ سے ترانے پیش کئے گئے اور پنجابی زبان میں بھی ایک ترانہ پیش کیا گیا۔

اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کم عمر والے بچوں کے ہال میں تشریف لے آئے۔ خواتین نے اپنے پیارے آقا کا دیدار کیا اور شرف زیارت حاصل کیا۔ بعدازاں 2 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور واپس مشن ہاؤس اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

حکومتی عہدیداران کی حضور انور سے ملاقات

آج مشن ہاؤس میں ہی بعض ممبرانِ پارلیمنٹ، سیاستدانوں اور دیگر حکومتی افراد کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کیساتھ ملاقات کا ایک پروگرام رکھا گیا تھا۔ اس پروگرام میں درج ذیل مہمان شامل ہوئے۔

Stefaan Plateau(1)
سابق Brussels دلبیک

Francoise Schepmans(2)
ممبر فیڈرل پارلیمنٹ اور میئر Molenbeek ہیں
انکے ہمراہ ایک Councillor تھے

Kris Van Dijck(3)
ممبر فلیمش پارلیمنٹ ہیں اور Dessel کے میئر ہیں
ان کے ہمراہ ان کی ایک ممبر آئی تھی

Marc Cools(4) (کاؤنسلر آف Ukkel)

Stijn De Rosster(5)
ممبر cabinet
میئر Bart de Wever (Antwerpen)

(6) مسٹر Paul فیڈرل پولیس میں ہیں
اپنے دوست کے ہمراہ شرکت کی

Wim Ceunen(7)
یہ ایک Priest ہیں Sint Truiden میں

Bosmans Maria(8)، پاروخی اسسٹنٹ

Ludwig Vandenhove(9)، ڈپٹی گورنر Limburg

Debock(10)
ایک سیاستدان ہیں جو اپنی پارٹی کے لوکل سربراہ ہیں یعنی Ukkel کے شہر میں اور ممبر پارلیمنٹ ہیں
یہ اپنے ایک کولیگ Filip Moers کے ساتھ آئے تھے

Mrs. Fathiya Alami(11)
ایک لوکل سیاستدان ہیں Ukkel کے شہر میں

Saoud Razzouk(12) سیاست دان ہیں

Michel Dardenne(13) سیاستدان ہیں
اور Salem پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں

پروگرام کے مطابق 6 بجکر 55 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لائے اور مہمانوں نے باری باری اپنا تعارف کروایا۔

☆ دلبیک کے سابق میئر Stephane Plateau نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں عرض کیا کہ جماعت دلبیک شہر میں اچھی طرح سے integrate ہو چکی ہے اور آپ لوگ بہت سی activities کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مَیں جب حضور انور کو دیکھتا ہوں تو امن محسوس کرتا ہوں اور محبت محسوس کرتا ہوں۔

☆ محکمۂ بلدیات کے موجودہ صدر Mark Cools نے دورانِ ملاقات حضور انور کو خوش آمدید کہا اور کہا کہ جماعت کو دوسرے مسلمانوں کی طرف سے تکالیف پہنچتی ہیں، مگر پچھلے چند سالوں میں آپ لوگوں کے ساتھ تعلق سے یہ واضح ہے کہ آپ لوگ اچھے مسلمان ہیں کیونکہ آپ ملک کیلئے خدمات بجالاتے ہیں۔ جس میں انسانیت کی خدمت کا حق ادا کرتے ہیں۔ کہنے لگے کہ آپ کی مسجد جب تعمیر ہونا شروع ہوئی تو لوگوں میں بہت خوف تھا۔ مگر آپ لوگوں کے پڑوسیوں کے ساتھ اچھے رویے اور تعلقات نے ان کی سوچوں کو بدل دیا ہے۔

☆ ممبر آف فلیمش پارلیمنٹ Kris Vandijck صاحب بھی اس میٹنگ میں شامل تھے۔ حضور انور سے گفتگو کے دوران انہوں نے درخواست کی کہ کیا حضور ہمیں کوئی پیغام دینا چاہتے ہیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میں نے ابھی وہی پیغام دیا ہے کہ ہماری جماعت کا اصل مقصد یہ ہے کہ اسلام کا حقیقی پیغام اور امن کا پیغام دنیا تک پہنچائیں۔

اس پر موصوف کہنے لگے کہ میں نے سانحہ لاہور

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

”جو شخص لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خدا کا بھی شکر ادا نہیں کرتا“

(ترمذی، باب ماجاء فی الشکر لمن احسن الیک)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

”ہر وہ کام جو بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کے بغیر شروع کیا جائے وہ ناقص اور برکت سے خالی ہوتا ہے۔“ (الجامع الصغیر للسیوطی حرف کاف)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیما پوری مرحوم، حیدرآباد

کے بعد اس وجہ سے آپ کی جماعت کی مدد کی تھی کہ آپ کی جماعت امن پھیلاتی ہے اور ایک دوسرے کو عزت دینے کی تعلیم دیتی ہے۔ میں اپنے شہر میں بھی اس بات کو فروغ دیتا ہوں کہ مختلف تنظیموں، Cultures اور رسموں پر عمل کرنے والے احباب سے مل کر کام کیا جائے اور ایک دوسرے سے تعارف ہو اور ایک دوسرے کی عزت کریں اور بطور قوم اگر عزت کریں گے تو ہی آگے بڑھیں گے۔

☆ممبر آف فیڈرل پارلیمنٹ اور مولین بیک کی میئر Francoise Schepmans نے کہا: میں آپ کی جماعت کو جانتی ہوں، اکثر لوگ مجھ سے ملنے آتے رہتے ہیں۔ دلبیک کے علاقہ میں جب دہشت گردی کا واقعہ ہوا تھا تو جماعتی وفد مجھ سے ملنے آیا تھا اور جماعت نے اس واقعہ کی شدید مذمت کی تھی۔ جماعت نے ہر موقع پر ہمارا ساتھ دیا ہے۔

Brussels میں جو حادثات ہوئے، اس میں شامل ہونے والے دہشت گردوں کا موصوفہ کی council سے تعلق تھا، اس وجہ سے میڈیا میں ان کا نام کافی بدنام کیا گیا تھا۔ اس پر حضور انور نے ان سے دریافت کیا کہ انہوں نے کس طرح دفاع کیا؟ انہوں نے کہا کہ شہر میں رہنے والے مسلمان اکثر اچھے ہیں۔ جو لوگ ملک کے خلاف ہیں، حکومت نے ان کو شناخت کر کے ان کے خلاف کارروائی کی ہے۔

ان کی غلط فہمیوں کو دُور کرنے کیلئے جماعتی وفد بھی ان سے ملنے کیلئے گیا اور انہیں قرآن کریم اور حضور کی کتاب World Crisis & the Pathway to Peace پیش کی گئی۔ جب انہوں نے قرآن کریم کا تحفہ دیا گیا تو وہ بہت جذباتی ہو کر کہنے لگیں کہ پہلی بار کسی نے ان کو قرآنِ کریم فرنچ ترجمہ کے ساتھ دیا ہے۔

☆Mrs. Live Wernick ممبر آف یورپین پارلیمنٹ ہیں۔ اسی طرح یورپین یونین کمیٹی آن انڈسٹری، ریسرچ اینڈ اینرجی کی ممبر ہیں۔ موصوفہ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مجھے بہت خوشی ہے کہ مجھے آج کے پروگرام میں شمولیت کا موقع ملا ہے۔ میں نے آپ کی جماعت کے متعلق اپنی پارٹی کے ممبران سے سن رکھا تھا۔ آپ کی طرف سے دعوت ملنے کے بعد میں نے مزید ریسرچ کی۔ آپ کی جماعت کو دنیا میں ایک منفرد مقام حاصل ہے۔ آپ انسانیت کیلئے محبت، خدمت خلق کے کاموں اور امن کے پیغام کے حوالہ سے جانے جاتے ہیں۔ آپکی جماعت کی بلجیم میں integration بھی مثالی ہے۔ نئے سال کے آغاز میں وقار عمل بھی ایک منفرد پراجیکٹ ہے۔

میں بحیثیت یورپین پارلیمنٹ ممبر بھی امن کی کوشش میں مصروف ہوں۔ ہم نے یورپ میں دو بڑی جنگیں دیکھی ہیں۔ اب ہم کوشش کر رہے ہیں کہ کوئی اور جنگ ہمیں نہ دیکھنی پڑے۔ آپ کا پیغام اتنا مثالی ہے کہ اگر دنیا کی بڑی طاقتیں اس پر عمل کریں تو دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ آخر میں مَیں دوبارہ آپ اور آپ کی جماعت کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں اور امید رکھتی ہوں کہ ہم امن کی کوشش جاری رکھیں گے۔

☆ایک مہمان Christian De Coninck صاحب، جو کہ برسلز شہر کے Chief Police Officer ہیں کہنے لگے: سب سے پہلے میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے مجھے اپنے پروگرام میں شمولیت کی دعوت دی جس کی مجھے بڑی خوشی ہے۔ جب 22 ر مارچ 2016 کو برسلز کے Malbeek کے میٹرو اسٹیشن پر حملہ ہوا تھا تو مَیں اس وقت وہاں انچارج تھا۔ مَیں نے وہ دیکھا ہے جو میں کبھی نہیں چاہتا کہ آپ میں سے کوئی بھی دیکھے۔ لوگوں نے میرے پاؤں میں آکر دم توڑا۔ مجھے مسلمانوں پر شدید غصہ تھا کہ کیسے ایک انسان مذہب کے نام پر دوسرے انسان کا قتل کر سکتا ہے۔ مگر آپ کی جماعت کو جان کر آپ لوگوں سے مل کر اور آج آپ کے جلسہ میں شامل ہو کر میرا مسلمانوں کے متعلق نظریہ بدل گیا ہے۔ مَیں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے دوبارہ امن کی راہ دکھائی ہے۔ آپ کے نعرے Love For All, Hatred For None نے میرے دل پر بہت گہرا اثر چھوڑا ہے۔

ان کے حوالہ سے مبلغ انچارج لکھتے ہیں: کمشنر صاحب آج ہفتہ کے روز جلسہ گاہ میں آئے تو کہنے لگے کہ میں 30 منٹ کیلئے آیا ہوں۔ انہیں جلسہ گاہ کا وزٹ کروایا گیا۔ Humanity First اور باقی سٹالز دکھائے گئے۔ جماعت کی خدمت خلق کی خدمات کے بارہ میں بریفنگ دی گئی۔ بعد میں انہوں نے جلسہ کا مکمل سیشن attend کیا اور تقریباً 3 گھنٹے تک جلسہ گاہ میں ہمارے ساتھ رہے۔ جانے سے قبل انہوں نے اظہار کیا کہ مَیں آپکے جلسہ کے اس اجلاس میں دوبارہ آنے کا خواہشمند ہوں جس میں آپکے خلیفہ موجود ہوں۔ پھر ان کو اختتامی اجلاس میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ بعد میں ان کی باقی مہمانوں جن میں مختلف شہروں کے میئر اور سیاسی شخصیات موجود تھیں سے ملاقات کروائی۔ انہوں نے جماعت کی اپنے شہروں میں خدمات اور integration کا ان سے ذکر کیا۔ علاوہ ازیں جماعت سے اپنے تعلق کے متعلق بتایا۔ ان تمام باتوں کا ان پر بہت مثبت اثر ہوا اور مسلمانوں کے متعلق ان کی سوچ مثبت رنگ میں بدلی جس کا اظہار انہوں نے حضور پُرنور سے کیا۔

☆مسٹر دے بوک (ممبر آف پارلیمنٹ اور کاؤنسلر Uccle) نے کہا: مَیں آج آپ سے مل کر بہت خوش ہوں کیونکہ آپکا پیغام امن اور انصاف کا ہے اور آپ کا جو ماٹو ہے محبت سب سے، نفرت کسی سے نہیں، آپ کسی بھی قوم یا ملک سے تعلق رکھنے والے ہیں، یہ پیغام پوری دنیا کیلئے ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہم سب کو اس پیغام کو پھیلانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دے بوک صاحب کا شکریہ ادا کیا۔

☆برسلز شہر کی سابقہ میئر Miss Souad Razzouk صاحبہ نے کہا: مجھے 2009 میں جلسہ سالانہ یو۔کے میں شامل ہونے کا موقع ملا تھا۔ آپ کا جو پیغام ہے ''محبت سب کیلئے، نفرت کسی سے نہیں'' یہ پیغام سب کیلئے ہے اور اس پیغام کو پوری دنیا میں پھیلانا چاہئے۔ چونکہ آپ کا پیغام پر امن پیغام ہے اس لئے بہت سے لوگ ایسے ہیں جو آپ پر ظلم کرتے ہیں اور جو آپ پر مظالم ہوتے ہیں میں اس کو برداشت نہیں کر سکتی اور اگر آپ لوگوں کو مدد کی ضرورت ہے تو میں ہمیشہ مدد کرنے کیلئے تیار ہوں گی کیونکہ آپ کا پیغام محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں ہے۔

☆ایک دوست Ludwig Vandenhove نے کہا: میرے لئے یہاں آنا ایک اعزاز کی بات ہے اور میرا خیال ہے کہ جب پچھلی بار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بلجیم آئے تھے تب بھی میری حضور سے دلبیک میں ہی ملاقات ہوئی تھی۔ میں جماعت احمدیہ کو بڑی اچھی طرح جانتا ہوں کیونکہ میں 18 سال کیلئے Sint Truiden شہر کا Mayor رہ چکا ہوں اور ہمارا جماعت سے رابطہ ہمیشہ اچھا رہا ہے اور آپ کی جماعت کا پیغام ''محبت سب کیلئے، نفرت کسی سے نہیں'' ویسٹرن یورپ کیلئے اور بلجیم کیلئے بہت ضروری اور اہم پیغام ہے۔

☆ایک تنظیم Blue Hounds Veterans کے ممبر Philip Noers صاحب نے کہا کہ: آپ ہمیں جو باتیں بتا رہے ہیں اور جو پیغام ہم تک پہنچا رہے ہیں، مَیں اس کی بہت عزت کرتا ہوں اور میرا خیال ہے کہ ہمیں اس پیغام کو مزید پھیلانا چاہئے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہی پیغام ہے جو تمام انسانیت کیلئے ہے اور یہ پیغام آج کی ضرورت کے مطابق ہے۔

مہمانوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات 7 بجکر 35 منٹ پر ختم ہوئی۔ آخر پر مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کیساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

پریس کانفرنس

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لے گئے جہاں پروگرام کے مطابق ایک پریس کانفرنس رکھی گئی تھی۔ اس میں مختلف الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے نمائندے موجود تھے۔

☆ پاکستانی ٹی.وی چینل نیوز ون اور ایرانی ٹی.وی سحر کے نمائندہ نے سوال کیا کہ یورپ کے اندر Islamophobia جس رفتار سے بڑھ رہا ہے کیا اس حوالہ سے یورپ میں کوئی متحدہ حکمت عملی اپنائی جا سکتی ہے؟ دوسرا سوال یہ کہ ہم تو اس پاکستان کو جانتے ہیں جسکی پہلی کیبینٹ میں سر ظفر اللہ خان صاحب وزیر خارجہ تھے۔ لیکن ابھی جو حالیہ دور میں صورت حال Develop ہوئی ہے میاں عاطف کے حوالہ سے، تو اس سلسلہ میں آپ کیا کہنا چاہیں گے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پہلی بات تو یہ ہے کہ جہاں تک Islamophobia کا تعلق ہے تو جماعت احمدیہ ہر پلیٹ فارم پر یہی کہتی ہے کہ جو بھی انتہا پسند کر رہے ہیں، وہ غلط کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کی اکثریت یہ نہیں چاہتی بلکہ اس سے نفرت کا اظہار کرتی ہے۔ اس لئے ہر جگہ کوشش کرنی پڑتی ہے اور کوشش ہی ہے اور پھر آپکی جو مسجد ہے اور منبر ہے وہاں مولویوں اور ملاؤں سے کہیں کہ تم لوگ کوشش کرو کہ جو تمہارے پاس آتے ہیں بجائے ان کو انتہا پسند بنانے کہ ان کو اصل اسلام کی تعلیم دو اور ان کو بتاؤ کہ اصل اسلام کی تعلیم کیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں رحمۃ للعالمین بتایا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود بھی رب العالمین ہے جو اللہ تعالیٰ سب جہانوں کا رب ہے، سب فرقوں کا رب ہے، سب مذہبوں کا رب ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سارے عالمین کیلئے رحمت ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں رحمت ہی پھیلی، کافروں نے جب حملہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا۔ خود سے کوئی جنگ نہیں کی۔ نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں، نہ خلفائے راشدین کے زمانے میں ایسی کوئی جنگ تھی جو خود شروع کی گئی ہو۔ دشمنوں نے مجبور کیا تو جنگ ہوئی۔

باقی جہاں تک آپ کا سوال ہے یا آپکا مطلب ہے کہ ہم مدد کرنے کیلئے تیار ہیں تو ہم ہر جگہ ہی مدد کرنے کیلئے تیار ہیں بشرطیکہ آپ کے لیڈر اور آپ کے ملا اس بات کو تسلیم کرنے کیلئے تیار ہوں کہ ہم

کلامُ الامام

''نفسانی جذبات اور شیطانی محرکات سے روکنے والی
صرف ایک ہی چیز ہے جو خدا کی معرفت کاملہ کہلاتی ہے''

(ملفوظات، جلد2، صفحہ 3)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

کلامُ الامام

''جو اسلام کی عزت اور اس کیلئے غیرت نہیں رکھتا
خدا کو اُس کی عزت اور اُس کی غیرت کی پروا نہیں ہوتی''

(ملفوظات، جلد1، صفحہ 111)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

بحیثیت مسلمان ایک مشترکہ پلیٹ فارم پر کھڑے ہوکر اس انتہاپسندی کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔

دوسرا آپ کا سوال عاطف میاں اور ظفر اللہ خان صاحب کا تو عمران خان صاحب نے یہ اعلان کیا تھا کہ میں وہ پاکستان بنانا چاہتا ہوں اور اس میں وہ حکومت قائم کرنا چاہتا ہوں جو مدینہ کی حکومت تھی، تو مدینہ کا میثاق کیا تھا؟ اس میں تو یہودی بھی شامل تھے دوسرے مذاہب بھی شامل تھے۔ یہودیوں کو ان کی شریعت کے مطابق Deal کیا جاتا تھا اور مسلمانوں کو قرآن کریم کے مطابق۔ سب اکٹھے رہتے تھے جب تک کہ دوسرے مذہبوں کی طرف سے بغاوت نہیں ہوگئی۔ آنحضرت ﷺ نے ہر ایک سے اچھا سلوک کیا اور اسکے بعد بھی اچھا سلوک کرتے رہے تبھی تو مدینہ کے بہت سارے یہودی مسلمان بھی ہوئے۔ عمران خان صاحب نے نعرہ تو یہ لگایا لیکن جب عاطف میاں کا سوال آیا اور ملاں کے پریشر کا سوال آیا تو ڈر گئے اور قائداعظم کی جو vision تھی اسکے اُلٹ چلنا شروع کردیا۔ لیکن کم ازکم یہ بات ہے کہ انکے کچھ وزیر ایسے جرأت والے ہیں جنہوں نے ٹی.وی پر بھی اور سوشل میڈیا پر کھل کر یہ بات کی کہ ہم عاطف میاں کو اسلامی نظریاتی کونسل کا ممبر نہیں بنا رہے بلکہ ایک اقتصادی advisor ممبر بنا رہے ہیں۔ لیکن اس پر پیر صاحب نے ایک فتویٰ دے دیا کہ عاطف میاں کو ممبر بنانے کی وجہ سے عمران خان صاحب ان کی پارٹی کے سب ممبران، ان کی عاملہ اور وہ تمام لوگ جنہوں نے تحریک انصاف کو ووٹ دیا ان سب کے نکاح ٹوٹ گئے۔ تو جب یہ سوچ بن جائے آپ خود ہی اندازہ کرلیں کیا ہوسکتا ہے۔

☆ نمائندہ جنگ نیوز نے سوال کیا کہ آپ احمدیہ کمیونٹی کے مذہبی راہنما ہیں ، دوسری طرف مسلمانوں کی اکثریت کے مذہبی راہنما بھی ہیں۔ ہمارے لئے یعنی عام آدمی کیلئے مسئلہ یہ ہے کہ وہ کس کی بات پر یقین کریں۔ جہاں مذہب آجاتا ہے وہاں عموماً آنکھیں بند کرلی جاتی ہیں ۔ اس حوالہ سے میں جاننا چاہوں گا کہ سوسائٹی کے اندر ایک مسلسل ٹینشن ہے۔ کیا آپ اس حوالہ سے پارلیمنٹ کا بنایا ہوا جو قانون ہے اس سے اختلاف کرتے ہیں یا آپکے پاس اس کیلئے کوئی لائحہ عمل ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بات یہ ہے کہ ہم ہر وہ کام کرتے ہیں جس کی اللہ اور اس کے رسول اجازت دیتے ہیں اور حکم دیتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث ہے کہ جو کہتا ہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ وہ مسلمان ہے ۔ جب کافروں سے جنگ ہوئی تو ایک صحابی نے مخالف کو قتل کردیا اور قتل ہونے سے پہلے اس نے کہہ دیا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور یہ بات آنحضرت ﷺ تک پہنچی تو صحابی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اس نے تلوار کے خوف سے کلمہ پڑھ لیا تھا۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اس کا دل چیر کے دیکھا تھا؟ اور اس کو اتنی دفعہ کہا اتنا غصے اور افسوس کا اظہار کیا کہ صحابی نے کہا کہ میرے دل نے کہا کہ کاش آج سے پہلے میں مسلمان ہی نہ ہوتا۔ اگر تو پاکستان کی پارلیمنٹ نے ہمارا دل چیر کر دیکھ لیا ہے کہ ہم لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ دل سے کہتے ہیں یا صرف زبان سے کہتے ہیں تو پھر ان کا مقام تو رسول اللہ ﷺ سے بھی بڑھ کر ہوگیا۔ ان کو تو دل کی خبر نہیں تھی، ان کو دل کی خبر ہوگئی۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ پارلیمنٹ کے ہر اس قانون کی ہم پابندی کرتے ہیں جو ہمیں مذہب سے نہیں روکتا۔ میں اگر کہتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں تو پارلیمنٹ لاکھ کہے کہ تم مسلمان نہیں ہو تو میں سختیاں برداشت کرلوں گا لیکن میں مسلمان ہوں۔ ہاں پاکستان کے باقی قوانین کا جہاں تک تعلق ہے تو آپ دیکھ لیں، ہمارے احمدی قانون کے پابند ہیں اور قانون کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ تو جہاں مذہب کا معاملہ آگیا اس مذہب کو میں مانتا ہوں اور اس کا کسی کو نقصان نہیں ہو رہا۔ میں کسی کا مال نہیں لوٹ رہا، میں کہیں ڈاکہ نہیں ڈال رہا، میں حکومت کے خلاف بغاوت نہیں کررہا، میں اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہوں اور نما پڑھتا ہوں۔ اس پر آپ مجھے کہتے ہیں کہ نہیں تمہیں تین سال کی قید ہے تو ٹھیک ہے میں برداشت کرلوں گا۔ انہی باتوں کی وجہ سے میں خود بھی جیل میں رہا ہوں، آپ نے پاکستان کی جیل کا حال پوچھنا ہے تو وہ بھی بتا سکتا ہوں۔ یہ تو ظالمانہ قانون ہے جس کو دنیا کا کوئی بھی sensible آدمی نہیں مانتا اور جناح نے جو پاکستان کا تصور پیش کیا تھا اس میں مذہب کی آزادی تھی، ہر ایک مذہبی لحاظ سے آزاد تھا۔ جناح کی نظر میں یہ مذہب کی آزادی ہی تھی جو انہوں نے ایک عیسائی کو چیف جسٹس بنایا جج بنایا، کمانڈر اِن چیف یا شاید ائر فورس کا سربراہ بھی عیسائی تھا، پھر چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کو وزیر خارجہ بنایا۔ تو یہ ساری چیزیں اس بات کا اظہار کرتی ہیں کہ باوجود اس کے کہ پاکستان مسلمانوں کیلئے ایک علیحدہ مملکت بنائی گئی تھی لیکن اسی طرح جس طرح مذہب کی آزادی کے ساتھ مدینہ کی حکومت بنی تھی۔ اگر آپ یہ کہیں کہ تم اپنے آپ کو اس لئے غیر مسلم کہہ دو کہ پارلیمنٹ کہتی ہے تو میں کیوں خود کو غیر مسلم کہہ دوں جبکہ میں اللہ اور اس کے رسول پر یقین کرتا ہوں۔ قرآن کریم میں بھی سورۃ نساء میں آیا کہ ''جو تمہیں سلام کہتا ہے تم اسے یہ نہ کہو کہ تم مومن نہیں ہو'' تو یہ جب اللہ کے حکم سے ٹکرانے لگ جائیں اور رسول کے حکم سے ٹکرانے لگ جائیں تو پھر ہم نے وہاں سٹینڈ لینا ہے۔ ہاں باقی باتوں میں ہم قانون کے پابند ہیں اور میں دعوے سے کہتا ہوں کہ ہمارے جتنا کوئی بھی پابند نہیں۔ آپ آبادی کے لحاظ سے کسی بھی شہر کی ریشیو نکال لیں اور وہاں انتظامیہ سے پوچھ لیں کہ احمدی زیادہ قانون کے پابند ہیں یا دوسرے لوگ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دنیا میں انقلاب جو ہے وہ بھی اسی وجہ سے ہے۔ مجھے گھانا کی پارلیمنٹ کے ایک دوست جو کہ احمدی ہیں کہنے لگے کہ ہماری آئی جی جیل خانہ کے ساتھ میٹنگ ہورہی تھی اور وہاں یہ سوال تھا کہ crime بڑھ رہا ہے اور پھر یہ جائزہ لیا گیا کہ کس طبقے سے مجرم زیادہ ہیں تو پتا لگا کہ مسلمانوں میں سے ہیں ۔ اس پر انہوں نے کہا کہ میں احمدی ہوں اور میں تمہیں دعوے سے کہتا ہوں کہ احمدی مسلمان جرائم نہیں کرتے۔ تم اگلی میٹنگ میں جائزہ لے کر بتاؤان مجرموں میں کوئی احمدی بھی شامل ہے۔ اگلی رپورٹ جب آئی تو پتا چلا کہ باقی مسلمان تو ہیں لیکن کوئی بھی احمدی نہیں۔ انقلاب تو یہ ہے۔ اسلام کی صحیح تعلیم تو ہم پیش کررہے ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ تم اپنا نام خالد نہ رکھو، تم یہ کہو کہ میں مسلمان نہیں ہوں، سلام نہ کہو۔ اگر کوئی عیسائی ''السلام علیکم'' کہے تو کوئی حرج نہیں اور احمدی کہہ دے تو تین سال کی قید ہے۔ یہ قانون ہے؟ یہ تو مذاق ہے۔

☆ ایک پاکستانی صحافی نے کہا کہ میرا عقیدہ یہ ہے کہ میں ہر مظلوم کا ساتھی ہوں اور ہر ظالم کا مخالف ہوں۔ آپکا جو نعرہ ہے کہ محبت سب کیلئے ،نفرت کسی سے نہیں تو اس میں تو سارے لوگ شامل ہوجاتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بہت اچھی بات ہے ۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ مظلوم اور ظالم کی مدد کرو۔ اس پر صحابہؓ نے پوچھا کہ ظالم کی مدد کیسے کرسکتے ہیں تو آپؐ نے فرمایا کہ تم اس کی ظلم روکنے میں مدد کرسکتے ہو۔ یہی وہ طریق ہے جس سے آپ اس کیلئے محبت کا اظہار کرسکتے ہو اور مظلوم کیلئے تو واضح ہے کہ آپ اس کی کیسے مدد کرسکتے ہیں۔ تو محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں کا مطلب ہے کہ جو ظالم ہیں، تم ان کیلئے دعا کرو کہ وہ خدا کی پکڑ سے بچے رہیں۔ یہ تمام انسانیت کیلئے محبت ہے اور ان لوگوں کیلئے محبت جو مظلوم ہیں یا عاجز ہیں یا امن پسند ہیں کہ تم ان کیلئے دعا کرو کہ وہ ظالموں سے بچے رہیں۔ تو محبت سب کیلئے کا یہ مطلب ہے۔ ورنہ آپ صحیح کہتے ہیں اور آنحضرت ﷺ کی حدیث کے مطابق میں بھی صحیح کہتا ہوں۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ ظالم کا ہاتھ روکو، اس کی مدد کرو، اس کیلئے دعا کرو۔ اگر تم ہاتھ سے نہیں روک سکتے تو زبان سے روکو، زبان سے نہیں روک سکتے تو اس کیلئے دعا کرو۔ یہ اس کیلئے مدد ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ ہر ایک سے ایک جیسا پیار نہیں ہوسکتا۔ پیار کے معیار بدل جاتے ہیں۔ ایک دفعہ حضرت علیؓ کے بیٹے نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ کو مجھ سے پیار ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ''ہے'' پھر انہوں نے پوچھا کیا آپ کو اللہ تعالیٰ سے بھی پیار ہے۔ تو حضرت علیؓ نے فرمایا ''ہاں'' پھر پوچھا کہ یہ دو پیار کس طرح اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ اس پر حضرت علیؓ نے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ کے پیار کا معاملہ آئے گا تو تمہارا پیار پیچھے ہوجائے گا۔ تو اسی طرح ظالم سے اس وقت تک پیار ہے جب تک مظلوم سامنے نہ ہو۔ جب مظلوم سامنے آجائے گا تو اس سے پیار ہوگا اور ظالم سے ہمدردی کا تقاضا یہ ہے کہ اس کو اللہ کی پکڑ سے بچاؤ۔

یہ پریس کانفرنس سوا آٹھ بجے تک جاری رہی۔ آخر پر پریس کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کیساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مارکی میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

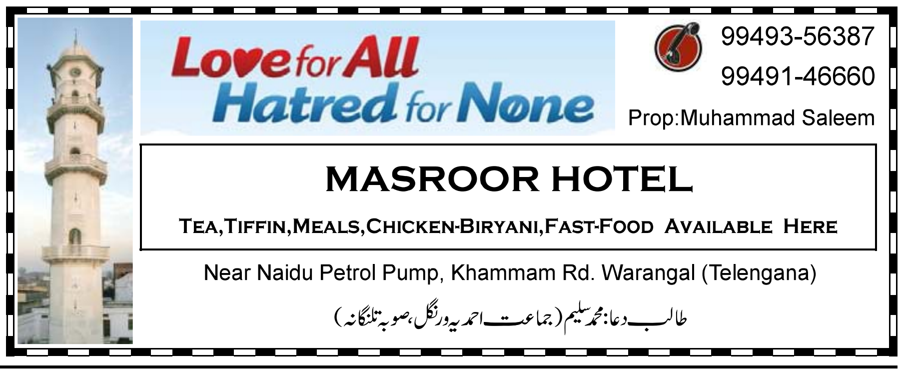

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 15 راگست 2018 بروز بدھ 12 بجے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضرو غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ رشیدہ باسمہ صاحبہ (سٹن، یو.کے)

اہلیہ مکرم مولانا بشارت احمد صاحب بشیر مرحوم مبلغ سلسلہ وسابق نائب وکیل التبشیر ربوہ

9 راگست 2018ء کو 84 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مولوی رحیم بخش صاحب کی پوتی اور حضرت عبدالرحیم صاحب کی نواسی اور محترم آغا عبداللہ خان صاحب صاحب کی بیٹی تھیں۔آپ شادی کے بعد محترم مولانا بشارت احمد صاحب بشیر کے ساتھ 1963ء میں سیرالیون گئیں اور چند سال وہاں گزارنے کے بعد ربوہ واپس آگئی تھیں۔ربوہ میں اپنے گھر کو بچوں کی تربیت اور لجنہ کے اجلاسات کیلئے وقف کر رکھا تھا۔ 2011ء میں بیٹے کے پاس یوکے شفٹ ہوگئی تھیں۔صوم وصلوٰۃ کی پابند، مہمان نواز، غریب پرور، خلافت کی شیدائی، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد سے انتہائی محبت کرنے والی، اطاعت گزار، نیک اور صالحہ خاتون تھیں۔پسماندگان میں ہمشیرہ کے علاوہ ایک بھائی، ایک متبنیٰ بیٹا اور کثیر تعداد میں عزیز واقارب یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ سعیدہ نسیم اختر صاحبہ

اہلیہ مکرم محمد یوسف صاحب (آنبہ نوریہ ضلع شیخوپورہ)

27 رجولائی 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت ولی محمد صاحبؓ کی پوتی اور قاضی دین محمد صاحب کی بیٹی تھیں۔ پارٹیشن کے بعد آپ کے والد اپنے خاندان کے ساتھ قادیان سے ربوہ آکر آباد ہوئے۔شادی کے بعد گاؤں آنبہ نوریہ میں زندگی گزاری اور اس دوران مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ 18 سال مقامی مجلس کی صدر لجنہ بھی رہیں۔صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، غریب پرور، ہمسائیوں سے حسن سلوک کرنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔آپ مکرم ناصر احمد ناصر صاحب مبلغ سلسلہ مالی اور مکرم انصر محمود صاحب مربی سلسلہ پنڈ بیگووال (اسلام آباد) کی والدہ تھیں۔

(2) مکرم محمد قاسم ایاز صاحب

(رحیم یار خان، حال ربوہ)

2 راپریل 2018ء کو 84 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ شروع میں احمدیت کے سخت مخالف تھے اور 1954ء میں جماعت کے خلاف مظاہروں میں بھی شامل ہوتے رہے۔لیکن پھر خود ہی بیعت کی اور جب والدنے گھر سے نکال دیا تو آپ ہجرت کرکے ربوہ آگئے۔صوم وصلوٰۃ کے پابند، صابر وشاکر، بہت ہمدرد اور رحم دل انسان تھے۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔آمین۔

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

خَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی

(سب سے بہتر زادراہ تقوی ہے)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 9168: مَیں شیخ عبد الباسط ولد مکرم شیخ محمد یوسف صاحب، قوم احمدی مسلمان عمر 61 سال پیدائشی احمدی، ساکن قاضی محلہ ڈاکخانہ سورو ضلع بالاسور صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7 رجولائی 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید فضل نعیم | العبد: شیخ عبد الباسط | گواہ: شیخ عبد الرشید

مسل نمبر 9169: مَیں حلیمہ خاتون زوجہ مکرم شیخ جمال الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 48 سال پیدائشی احمدی، ساکن بڑا ہاٹ ڈاکخانہ کیندرہ پاڑہ ضلع بالاسور صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6 راگست 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: کان کے پھول 1 جوڑی، انگوٹھی 3 عدد، چوڑیاں 4 عدد، ایک جوڑی کان کے رنگ (کل وزن 55 گرام 22 کیریٹ) زیور نقرئی ایک جوڑی پازیب 30 گرام، حق مہر -/9000 روپئے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ہارون الرشید | الامۃ: حلیمہ خاتون | گواہ: سید فضل نعیم

مسل نمبر 9170: مَیں عصمت بانو زوجہ مکرم وسیم احمد نیاز صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: بڑا ہاٹ ڈاکخانہ کیندرہ پاڑہ صوبہ اڈیشہ، مستقل پتا: شیخ وسیم احمد ڈاکخانہ پان براج ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6 راگست 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: کان کے پھول، گلے کا ہار (کل وزن 10 گرام، 22 کیریٹ) زیور نقرئی 1 جوڑی پازیب 30 گرام۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ ہارون الرشید | الامۃ: عصمت بانو | گواہ: سید فضل نعیم

مسل نمبر 9171: مَیں طاہر احمد بٹ ولد مکرم محمود بٹ صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: امریکہ، مستقل پتا: قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ

سٹڈی ابراڈ

All Services free of Cost

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements

• NAFSA Member Association , USA.

• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

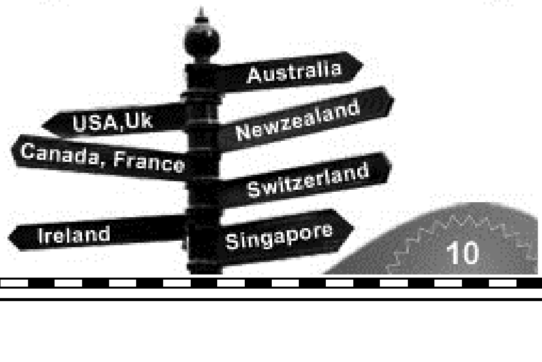

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal

Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

آج بتاریخ 1 ستمبر 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 800 امریکی ڈالر ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وقاص ملک   العبد: طاہر احمد بٹ   گواہ: سید شمس سعد

مسل نمبر 9172: مَیں واجح امجد ولد مکرم محمد خواجہ معین الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 46 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: امریکہ، مستقل پتا: سعید آباد ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 اپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ سٹوکس 2,04,129.46 امریکی ڈالر موجودہ قیمت۔ 401K موجودہ قیمت 2,50,318.55 امریکی ڈالر۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 7000 امریکی ڈالر ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلیم قادر   العبد: واجح امجد   گواہ: مرزا.ایم.ارشد

مسل نمبر 8751: مَیں خالد تھائل ولد مکرم کنج احمد کٹّی صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ کاشتکار عمر 66 سال پیدائشی احمدی، ساکن Thayyil(H) موریا کنّی (Tiraviznam Kunnu) ضلع پالکڈّ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 مارچ 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 55 سینٹ زرعی زمین، 10 سینٹ زمین مع مکان۔ میرا گزارہ آمد از کاشتکاری ماہوار -/2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد بشیر   العبد: خالد تھائل   گواہ: نیاز الدین اے.پی

مسل نمبر 9173: مَیں شازیہ انصاری زوجہ مکرم وسیم احمد انصاری صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 47 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: سرے (برطانیہ) مستقل پتا: مہدی پٹنم (حلقہ میلاپلّی) ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 مارچ 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ سرے انگلستان میں ایک پراپرٹی میں نصف حصہ موجودہ قیمت 3 لاکھ پاؤنڈ، زمین بمقام گولڈ کوسٹ حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، زیور طلائی 400 گرام 22 کیریٹ، حق مہر 3000 پاؤنڈ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 150 پاؤنڈ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم ظفر ملک   الامۃ: شازیہ انصاری   گواہ: ہبت شیخ

مسل نمبر 9174: مَیں واصف انصاری ولد مکرم کے.اے.جمید انصاری صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 51 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: سرے (انگلستان) مستقل پتا: مہدی پٹنم (حلقہ میلاپلّی) ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 مارچ 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ سرے (انگلستان) میں ایک پراپرٹی میں نصف حصہ موجودہ قیمت 3 لاکھ پاؤنڈ، فلیٹ بمقام مہدی پٹنم (حیدرآباد، تلنگانہ) قیمت 15 لاکھ روپئے، زمین 390 sq yd بمقام ٹیپو خان برج (حیدرآباد، تلنگانہ) قیمت 20 لاکھ روپئے، ایک زمین جس کا 1/5 حصہ خاکسار کا ہے بمقام راجندر نگر (حیدرآباد، تلنگانہ) قیمت 5 لاکھ روپئے، معین آباد میں زمین قیمت 15 لاکھ روپئے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 4500 پاؤنڈ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظفر ملک   العبد: واصف احمد انصاری   گواہ: ہیبت شیخ

مسل نمبر 9175: مَیں خلیق احمد کے.پی ولد مکرم عبداللہ کے.پی صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی، ساکن Kanakkam Parakkal(H) ڈاکخانہ کوڈیاتھور صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 جولائی 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کے.شمیر   العبد: خالق احمد.کے.پی   گواہ: عبدالمجید.ایم

مسل نمبر 9176: میں نبدو خان ولد مکرم حولو خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ کاشتکاری عمر 61 سال تاریخ بیعت 2012، ساکن گاؤں آذان تحصیل کومہیر ضلع بھرتپور صوبہ راجستھان، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 جولائی 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جائداد ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شوقین کاتھات   العبد: نبدو خان   گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 9177: مَیں شریف احمد خان ولد مکرم رحیم خان صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 44 سال تاریخ بیعت 1995، ساکن نیراوالی ڈاکخانہ براؤوا ضلع گوالیر صوبہ مدھیہ پردیس، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 جون 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک پلاٹ 20x35 فٹ قیمت 3 لاکھ روپئے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/8000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد   العبد: شریف احمد خان   گواہ: محمد مبارک

مسل نمبر 9178: مَیں شریف خان ولد مکرم کریم خان صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 60 سال تاریخ بیعت 2007، ساکن تاسیمو تحصیل سائی پاؤ ضلع دھولپور صوبہ راجستھان، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9 جولائی 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورد ونوش ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: صابر محمد   العبد: شریف خان   گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 9179: مَیں فرین سوریش کاٹھات زوجہ مکرم سورش کاٹھات صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 22 سال پیدائشی احمدی، ساکن اجمیر (لوہاخان) صوبہ راجستھان، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 جولائی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/60,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: انیس احمد   الامۃ: فرین سوریش کاٹھات   گواہ: ایوب خان

مسل نمبر 9180: مَیں نجمہ بیگم زوجہ مکرم محمد رفیق صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال

تاریخ بیعت 2005، ساکن لوہا خان (اجمیر) صوبہ راجستھان، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 رجولائی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 5 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی 200 گرام، حق مہر -/25,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد رفیق　　الامۃ: نجمہ بیگم　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 9181: مَیں بصیر الدین ساہا ولد مکرم احمد ساہا صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 27 سال تاریخ بیعت 1993، ساکن ہابی چاک ڈاکخانہ نندا پور (چاندی پور) ضلع مغربی مدنہ پور صوبہ مغربی بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31 رجولائی 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد عبد المالک　　العبد: بصیر الدین ساہا　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 9182: مَیں حلیمہ غازی زوجہ مکرم عزیز الغازی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 39 سال تاریخ بیعت 1996، ساکن گنٹھی ڈاکخانہ بانسرا (جیبون تولہ) ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ صوبہ مغربی بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 رجون 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 70 گرام 22 کیریٹ، حق مہر -/10,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مظہر الاسلام　　الامۃ: حلیمہ غازی　　گواہ: عزیز الغازی

مسل نمبر 9183: مَیں ناصر الدین عدل دار ولد مکرم عشاء الدین عدل دار صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 67 سال پیدائشی احمدی، ساکن نیوٹاؤن (وارڈ نمبر 15) ڈائمنڈ ہار بر ضلع 24 پرگنہ صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 رمئی 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/11,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: قاضی طارق احمد　　العبد: ناصر الدین عدل دار　　گواہ: نثار حسین

مسل نمبر 9184: مَیں الیاس لشکر ولد مکرم اسحاق لشکر صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 46 سال پیدائشی احمدی، ساکن سری رام پور ڈاکخانہ بیل سنگھا ضلع 24 پرگنہ صوبہ مغربی بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 رمئی 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نثار حسین　　العبد: الیاس لشکر　　گواہ: عالمگیر خان

مسل نمبر 9185: مَیں شبنم بیگم زوجہ مکرم محمد عبد المالک صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی، ساکن گنگا را مپور ڈاکخانہ کورمبا (لب پور) ضلع بیر بھوم صوبہ مغربی بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31 رجولائی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 20 گرام 22 کیریٹ، حق مہر -/50,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد عبد المالک　　الامۃ: شبنم بیگم　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 9186: مَیں عزیز الغازی ولد مکرم انس غازی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 42 سال تاریخ بیعت 1996، ساکن گانتھی ڈاکخانہ بانسرا (جیبن تالہ) ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ صوبہ مغربی بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 رجون 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 14 ڈسمل زمین بمقام گوروداس نگر، 20sq ft زمین بمقام بالی گنگ۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مظہر الاسلام　　العبد: عزیز الغازی　　گواہ: شہادت حسین

مسل نمبر 9187: مَیں شیخ مُحِبّل ولد مکرم شیخ پیر علی صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 62 سال پیدائشی احمدی، ساکن شالی حاجی پور ڈاکخانہ ڈائمنڈ ہار بر ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 رجولائی 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 2 ستک رہائشی زمین مع مکان۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر الدین عدل دار　　العبد: شیخ مُحِبّل　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 9188: مَیں مہیمہ پروین زوجہ مکرم نور عالم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 20 سال تاریخ بیعت 2017، ساکن علی پور دوار ضلع جے گاؤں صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 راگست 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 8 آنا 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نور عالم　　الامۃ: مہیمہ پروین　　گواہ: محمد صغیر عالم

کلامُ الامام

"تم لوگ متقی بن جاؤ اور
تقویٰ کی باریک راہوں پر چلو تو خدا تمہارے ساتھ ہوگا"
(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 200)

طالبِ دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب آف سکندر آباد

کلامُ الامام

"اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق
حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو، تو نماز پر کاربند ہو جاؤ"
(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 108)

طالبِ دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK
SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE
AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالبِ دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

سہاراآٹوٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹوٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
 # 2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail:khalid@alladinbuilders.com

Prop. Mir Ahmed Ashfaq | Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop: S.I.A.Javeed
Syed Lubaid Ahamed
Contact Details. : 080-22238666, 080-22918730
Mobile : 9900422539, 9886145274
Website : www.jnroadlines.com

J.N. ROADLINES
No.75
F.C. Complex
1st Main Road
K.P. New Extension
J.C. Road, Bangaluru
- 560 002
طالبِ دعا: سید اقبال احمد جاوید اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ بنگلور، صوبہ کرناٹک)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حب اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)

Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH
Why MBBS in Bangladesh?
• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure
DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES
The Admissions avaliable in following Medical Colleges
• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka
Some of the Women's Medical Colleges are
• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka

Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالبِ دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695

#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ۝لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ۝ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ۝

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

MARIYAM ENTERPRISES
SECURITY WITH COMFORT
Baseer Ahmed
9505305382, 9100329673
email: baseernafe.ahmed@gmail.com
CCTV SOLUTIONS

DVR • NETWORK VIDEO RECORDER • ATTENDANCE MACHINE
ELECTRONIC SECURITY LOCKS • VIDEO DOOR PHONES • HD CCTV CAMERAS

طالب دعا:
بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
(ضلع محبوب نگر)
صوبہ تلنگانہ

Prop. Zuber
Cell : 9886083030
9480943021
ಜುಬೇರ್
ZUBER ENGINEERING WORKS
Body Building & All Type of Welding and Grill Works

HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 953053272

Prop. Tanveer Akhtar 8010090714, 8447373088
FANZY COLLECTIONS
Exclusive Place for Coats, Pants
Indo-Wester, Jeans & Sherwani
A-5, Buddha Tower, Near Noida Sector-18, Metro Station
Atta Market, Sector-27, Noida - 201301

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(صوبہ تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

اہلِ تقویٰ کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں
بڑے بڑے عارف اور صدّیقوں کے لئے آخری اور کڑی منزل غضب سے بچنا ہی ہے، عُجب و پندار غضب سے پیدا ہوتا ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 18 مئی 2018 بطرز سوال و جواب
بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں کون سی آیت کی تلاوت کی؟

جواب حضور انور نے آیت کریمہ يَاۤ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ کی تلاوت کی۔ حضور انور نے اس کا ترجمہ بیان فرمایا کہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

سوال یہ آیت ہمیں کس بات کی طرف توجہ دلاتی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ آیت یہ یاد دلاتی ہے کہ یہ روزے جو فرض کئے گئے ہیں ان کا مقصد تقویٰ ہے۔ پہلے مذاہب میں بھی جو روزے فرض کئے گئے تھے تو اس کا مقصد بھی تقویٰ تھا۔ ہم احمدیوں کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ روزے کی حقیقت کو سمجھیں اور اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کریں جو رمضان کا مقصد ہے۔ یعنی تقویٰ پیدا کرنا اور تقویٰ میں ترقی کرنا۔

سوال حضور انور نے ماہ رمضان میں سب سے زیادہ کس بات کی طرف توجہ دینے کی تلقین فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل اور اس کی عبادت کی طرف توجہ دے کر خاص طور پر کوشش کرو تا کہ ان پر عمل ہمیشہ کے لئے تمہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے میں آسانی پیدا کرنے والا بن سکے۔

سوال حضور انور نے تقویٰ کی کیا تعریف بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اگر ہم برائیوں سے نہیں بچ رہے چاہے وہ برائیاں ہماری ذات پر اثر کرنے والی ہیں یا دوسروں کو تکلیف میں ڈالنے والی۔ ان کو چھوڑنے سے ہی روزے کا مقصد پورا ہوتا ہے۔ اگر ان کو نہیں چھوڑ رہے تو روزے کا مقصد پورا نہیں ہوتا اور یہی تقویٰ ہے۔ اگر روزے رکھ کر بھی ہم میں تکبر ہے، اپنے کاموں اور اپنی باتوں پر بے جا فخر ہے، خود پسندی کی عادت ہے، لوگوں سے تعریف کروانے کی خواہش ہے، اپنے ماتحتوں سے خوشامد کروانے کو ہم پسند کرتے ہیں جس نے تعریف کر دی اس پر بڑا خوش ہو گئے، یا اس کی خواہش رکھتے ہیں تو یہ تقویٰ نہیں ہے۔ روزوں میں لڑائی جھگڑا، جھوٹ فساد سے اگر ہم بچ نہیں رہے تو یہ تقویٰ نہیں ہے۔ روزوں میں عبادتوں اور دعاؤں اور نیک کاموں میں اگر وقت نہیں گزار رہے تو یہ تقویٰ نہیں ہے اور روزے کا مقصد پورا نہیں کر رہے۔

سوال روزوں کا مقصد کس طرح پورا ہوتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رمضان میں برائیوں کو چھوڑنا اور نیکیوں کو اختیار کرنا، یہی ہے جس سے روزے کا مقصد پورا ہوتا ہے۔ اور جب انسان اس میں ثابت قدم رہنے کی کوشش کرے تو پھر حقیقت میں روزے کے مقصد کو پانے والا ہو سکتا ہے۔ ورنہ اگر یہ مقصد حاصل نہیں کر رہے تو پھر بھوکا رہنا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے بھوکا رہنے سے کوئی غرض نہیں ہے۔

سوال حضور انور نے ایک نوجوان کا کیا قصہ سنایا جو صرف دکھاوے کا روزہ رکھتا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک غیر مسلم نے ایک نوجوان کا انٹرویو لیا تو اس نے کہا کہ میں نے صبح سحری کھا کر اپنے گھر والوں کے ساتھ روزہ رکھا اور بڑی باقاعدگی سے ہمارے گھر میں سحری اور افطاری کا اہتمام بھی ہوتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ گھر والوں کو دکھانے کے لئے میں ظاہر تو یہ کرتا ہوں کہ میرا روزہ ہے اور میں نے آج صبح سحری بھی کھائی تھی مگر آج دوپہر کو ابھی میں فِش اینڈ چِپس کھا کر آیا ہوں اور کہنے لگا کہ یہاں انگلستان میں میری طرح کے ہزاروں نوجوان ہیں جو اس قسم کے روزے رکھتے ہیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں تقویٰ پر چلنے کے متعلق کیا نصیحت فرمائی ہے؟

جواب حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بہت دفعہ خدا کی طرف سے الہام ہوا کہ تم لوگ متقی بن جاؤ اور تقویٰ کی باریک راہوں پر چلو تو خدا تمہارے ساتھ ہو گا۔ فرمایا اس سے میرے دل میں بڑا درد پیدا ہوتا ہے کہ میں کیا کروں کہ ہماری جماعت سچا تقویٰ و طہارت اختیار کر لے۔ جب تک کوئی جماعت خدا تعالیٰ کی نگاہ میں متقی نہ بن جائے خدا تعالیٰ کی نصرت اس کے شامل حال نہیں ہو سکتی۔ تقویٰ خلاصہ ہے تمام صُحفِ مقدّسہ اور توریت و انجیل کی تعلیمات کا۔ قرآن کریم نے ایک ہی لفظ میں خدا تعالیٰ کی عظیم الشان مرضی اور پوری رضا کا اظہار کر دیا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعاؤں کی قبولیت کا کیا طریق بیان فرمایا ہے؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: طالبِ صادق ہو کر ابتدائی مراتب اور مراحل کو استقلال اور خلوص سے طے کرے تو وہ اس راستی اور طلب صدق کی وجہ سے اعلیٰ مدارج کو پالیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ (المائدۃ:28) گویا اللہ تعالیٰ متقیوں کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ یہ گویا اس کا وعدہ ہے اور اس کے وعدوں میں تخلّف نہیں ہوتا۔ پس جس حال میں تقویٰ کی شرط قبولیت دعا کے لئے ایک غیر منفک شرط ہے۔ تو ایک انسان غافل اور بے راہ ہو کر اگر قبولیت دعا چاہے تو کیا وہ احمق اور نادان نہیں ہے۔ لہٰذا ہماری جماعت کو لازم ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ہر ایک ان میں سے تقویٰ کی راہوں پر قدم مارے تا کہ قبولیت دعا کا سرور اور حظّ حاصل کرے اور زیادتی ایمان کا حصہ لے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے متقیوں کی کیا نشانی بیان فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: درحقیقت متقیوں کے واسطے بڑے بڑے وعدے ہیں اور اس سے بڑھ کر کیا ہو گا کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کا ولی ہوتا ہے۔ پھر ایک اور متقیوں کا ایک نشان بتاتا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا۔ خدا ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ یعنی ان کی نصرت کرتا ہے جو متقی ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی معیت کا ثبوت اس کی نصرت ہی سے ملتا ہے۔ یاد رکھو اللہ تعالیٰ کی نصرت کبھی بھی ناپاکوں اور فاسقوں کو نہیں مل سکتی۔ اس کا انحصار تقویٰ ہی پر ہے۔ خدا کی اعانت متقی ہی کے لئے ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مشکلات سے نجات کا کیا حل بیان فرمایا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: پھر ایک اَور راہ ہے کہ انسان مشکلات اور مصائب میں مبتلا ہوتا ہے اور حاجات مختلف رکھتا ہے۔ ان کے حل اور روا ہونے کے لئے بھی تقویٰ ہی کو اصول قرار دیا ہے۔ معاش کی تنگی اور دوسری تنگیوں سے راہ نجات تقویٰ ہی ہے۔ مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔ خدا متقی کے لئے ہر مشکل میں ایک مَخرج پیدا کر دیتا ہے اور اس کو غیب سے اس سے مخلصی پانے کے اسباب بہم پہنچا دیتا ہے۔ اس کو ایسے طور سے رزق دیتا ہے کہ اس کو پتا بھی نہ لگے۔

سوال حقیقی راحت اور لذت کا مدار کس بات پر ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: متقی سچی خوشحالی ایک جھونپڑی میں پا سکتا ہے جو دنیا دار اور حرص و آز کے پرستار کو رفیع الشان قصر میں بھی نہیں مل سکتی۔ جس قدر دنیا زیادہ ملتی ہے اسی قدر بلائیں زیادہ سامنے آ جاتی ہیں۔ پس یاد رکھو کہ حقیقی راحت اور لذت دنیا دار کے حصہ میں نہیں آئی۔ یہ مت سمجھو کہ مال کی کثرت، عمدہ عمدہ لباس اور کھانے کسی خوشی کا باعث ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اس کا مدار ہی تقویٰ پر ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تقویٰ کے کتنے شعبے بیان فرمائے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: معلوم کرنا چاہئے کہ تقویٰ کے بہت سے شعبے ہیں جو عنکبوت کے تاروں کی طرح پھیلے ہوئے ہیں۔ تقویٰ تمام جوارحِ انسانی اور عقائد زبان اخلاق وغیرہ سے متعلق ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دنیا دار کی کیا حکایت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مجھے ایک نقل یاد آئی ہے کہ ایک بزرگ کی کسی دنیا دار نے دعوت کی۔ جب وہ بزرگ کھانا کھانے کے لئے تشریف لے گئے تو اس متکبر دنیا دار نے اپنے نوکر کو کہا کہ فلاں تھال لانا جو ہم پہلے حج میں لائے تھے۔ اور پھر کہا دوسرا تھال بھی لانا جو دوسرے حج میں لائے تھے۔ اور پھر کہا کہ تیسرے حج والا بھی لیتے آنا۔ اس بزرگ نے فرمایا کہ تُو تو بہت ہی قابل رحم ہے۔ ان تین فقروں میں تُو نے اپنے تین ہی حجوں کا ستیاناس کر دیا۔ تیرا مطلب اس سے صرف یہ تھا کہ تُو اس امر کا اظہار کرے کہ تُو نے تین حج کئے ہیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نیکیوں کے کتنے حصے بیان فرمائے ہیں؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: انسان جس قدر نیکیاں کرتا ہے اس کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک فرائض دوسرے نوافل۔ فرائض یعنی جو انسان پر فرض کیا گیا ہو جیسے قرضہ کا اتارنا۔ یا نیکی کے مقابل نیکی۔ ان فرائض کے علاوہ ہر ایک نیکی کے ساتھ نوافل ہوتے ہیں یعنی ایسی نیکی جو اس کے حق سے فاضل ہو۔ جیسے احسان کے مقابل احسان کے علاوہ اَور احسان کرنا۔ یہ نوافل ہیں۔ یہ بطور مکمّلات اور متمّمات فرائض کے ہیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اہل تقویٰ کو کن باتوں کی نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اہل تقویٰ کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں۔ یہ تقویٰ کی ایک شاخ ہے جس کے ذریعہ سے ہمیں ناجائز غضب کا مقابلہ کرنا ہے۔ بڑے بڑے عارف اور صدّیقوں کے لئے آخری اور کڑی منزل غضب سے بچنا ہی ہے۔ عُجب و پندار غضب سے پیدا ہوتا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے افراد جماعت کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ کیا سلوک کرنے کی تلقین فرمائی؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: مَیں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظر استخفاف سے دیکھیں۔ خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے۔ یہ ایک قسم کی تحقیر ہے جس کے اندر حقارت ہے۔ ڈر ہے کہ یہ حقارت بیج کی طرح بڑھے اور اس کی ہلاکت کا باعث ہو جاوے۔ بعض آدمی بڑوں کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے۔ اس کی دلجوئی کرے۔ اس کی بات کی عزت کرے کوئی چِڑ کی بات منہ پر نہ لاوے کہ جس سے دکھ پہنچے۔

سوال حضور انور نے دنیا کے موجودہ حالات کے پیش نظر احباب جماعت کو کن دعاؤں کی طرف توجہ دلائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: پاکستان میں جماعت کے جو حالات ہیں اور اس میں دن بدن سختی پیدا ہوتی جا رہی ہے ان کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ ہر روز ایک نئی خبر آتی ہے کہ آج جنگ کا شعلہ بھڑکنے والا ہے، آج ختم ہونے والا ہے۔ بظاہر یہی لگتا ہے کہ بڑی طاقتیں جو ہیں وہ جنگ کی طرف جس تیزی سے بڑھ رہی ہیں اس میں اب مزید کوئی روک پیدا ہونے کے آثار نظر نہیں آ رہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ خاص طور پر مسلمانوں کو، خاص طور پر احمدیوں کو ان جنگ کے بداثرات سے بچا کر رکھے اور عمومی طور پر انسانیت کو بھی بداثرات سے بچائے۔ اگر ابھی بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان لوگوں کی اصلاح ہو سکتی ہے اور کوئی ذریعہ بن سکتا ہے کہ ان کی اصلاح ہو جائے اور یہ خدا کو پہچاننے والے ہوں تو اللہ تعالیٰ وہ حالات پیدا کرے کہ یہ اللہ تعالیٰ کو پہچانیں اور اپنی تباہی سے بچ سکیں۔

......☆......☆......☆......

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 67 Thursday 15 - November - 2018 Issue. 46

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

تحریک جدید کے نئے سال کا بابرکت اعلان اور
دُنیا بھر کی جماعتوں سے مالی قربانی کے ایمان افروز و دلگداز واقعات کا دلنشین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 9؍نومبر 2018 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ البقرۃ کی آیت 263،262، 269،266، اور 275 کی تلاوت کی اور فرمایا کہ اِن میں مال کی قربانی کا ذکر ہے اور قربانیوں کے حوالے سے تقریباً ایک تسلسل میں ہی اللہ تعالیٰ نے انہیں یہاں بیان فرمایا ہے۔ ان کا ترجمہ یہ ہے کہ: ان لوگوں کی مثال جو اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ایسے بیج کی طرح ہے جو سات بالیں اگاتا ہو۔ ہر بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ جسے چاہے اس سے بھی بہت بڑھا کر دیتا ہے۔ اور اللہ وسعت عطا کرنے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔

اگلی آیت میں فرمایا کہ وہ لوگ جو اپنے اموال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر جو وہ خرچ کرتے ہیں اس کا احسان جتاتے ہوئے یا تکلیف دیتے ہوئے پیچھا نہیں کرتے ان کا اجر ان کے ربّ کے پاس ہے اور ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے۔

پھر فرماتا ہے ان لوگوں کی مثال جو اپنے اموال اللہ کی رضا چاہتے ہوئے اور اپنے نفوس میں سے بعض کو ثبات دینے کے لئے خرچ کرتے ہیں ایسے باغ کی سی ہے جو اونچی جگہ پر واقع ہو اور اسے تیز بارش پہنچے تو وہ بڑھ چڑھ کر اپنا پھل لائے اور اگر اسے تیز بارش نہ پہنچے تو شبنم ہی بہت ہو اور اللہ اس پر جو تم کرتے ہو گہری نظر رکھنے والا ہے۔

اگلی آیت میں فرماتا ہے کہ شیطان تمہیں غربت سے ڈراتا ہے اور تمہیں فحشا کا حکم دیتا ہے جبکہ اللہ تمہارے ساتھ اپنی جناب سے بخشش اور فضل کا وعدہ کرتا ہے اور اللہ وسعتیں عطا کرنے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ انکو ہدایت دینا تجھ پر فرض نہیں لیکن اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ اور جو بھی تم مال میں سے خرچ کرو تو وہ تمہارے اپنے ہی فائدہ میں ہے جبکہ تم تو اللہ کی رضا جوئی کے سوا کبھی خرچ نہیں کرتے اور جو بھی تم مال میں سے خرچ کرو وہ تمہیں بھرپور واپس کر دیا جائے گا اور ہرگز تم سے کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی۔

پھر فرمایا کہ وہ لوگ جو اپنے اموال خرچ کرتے ہیں رات کو بھی اور دن کو بھی چھپ کر بھی اور کھلے عام بھی، تو ان کے لئے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے۔

حضور انور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مالی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے ایک موقع پر فرماتے ہیں کہ: میں جو بار بار تاکید کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہے۔ اسلام دوسرے مذاہب کا شکار بن رہا ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ اسلام کا نام و نشان مٹا دیں جب یہ حالت ہوگئی ہے تو کیا اسلام کی ترقی کیلئے ہم قدم نہ اٹھائیں۔ خدا تعالیٰ نے اسی غرض کیلئے تو اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ پس اس کی ترقی کیلئے سعی کرنا یہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور منشاء کی تعمیل ہے۔ یہ وعدے بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کیلئے دے گا میں اسے چند گنا برکت دوں گا دنیا ہی میں اسے بہت کچھ ملے گا اور مرنے کے بعد آخرت کی جزا بھی دیکھ لے گا کہ کس قدر آرام میسر آتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ہماری جماعت کا بہت بڑا حصہ غرباء کا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ باوجودیکہ یہ غرباء کی جماعت ہے تاہم میں دیکھتا ہوں کہ ان میں صدق ہے اور ہمدردی ہے اور وہ اسلام کی ضروریات کو سمجھ کر حتی المقدور اس کیلئے خرچ کرنے سے فرق نہیں کرتے۔

حضور انور نے فرمایا: ایک سو تیس سال قبل جو جماعت قائم فرمائی تھی اور ایک سو تیس سال گزرنے کے بعد آج بھی اللہ تعالیٰ اس جماعت میں ایسے قربانی کرنے والے مخلصین عطا فرما رہا ہے جو دین کی خاطر اپنی طاقت کے مطابق اور بسا اوقات اپنی استطاعت و طاقت سے بڑھ کر قربانیاں کر رہے ہیں اور ان معیاروں پر بھی پورا اتر رہے ہیں اور ان وعدوں سے بھی حصہ لے رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمائے ہیں۔ یہ معیار اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے قائم کردہ اس جماعت میں ہی نظر آتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا اس کی چند مثالیں میں پیش کرتا ہوں۔ یہ واقعات دنیا کے مختلف ملکوں میں پھیلے ہوئے لوگوں کے ہیں جو اس عہد کو نبھا رہے ہیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے اپنا مال پیش کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔

انڈیا سے انسپکٹر تحریک جدید لکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ چنتا کنٹہ کی ایک لڑکی صوفیہ بیگم نے اپنے بھائی کے ہاتھ پیغام بھیجا کہ جب میں چھوٹی تھی تو والدہ کے ساتھ جلسوں میں جایا کرتی تھی اور علمائے کرام کی تقاریر میں سنا کرتی تھی کہ جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کی بنیاد رکھی اور اس کیلئے مالی قربانیوں کی تحریک فرمائی تو بہت سی مستورات نے حضور کی خدمت میں اپنے زیورات پیش کئے جب بھی یہ ایمان افروز واقعہ سنتی تو میرے دل میں بھی ایک خواہش پیدا ہوتی کہ کاش میرے پاس بھی زیور ہوتا تو میں بھی اسے چندہ تحریک جدید میں دیتی مگر غربت کی وجہ سے میرے لئے یہ ناممکن تھا لیکن اب مجھے دو تولہ سونا میری والدہ کی وفات کے بعد ترکہ میں ملا ہے وہ میں پیش کرتی ہوں۔

انڈیا سے ہی انسپکٹر تحریک جدید صوبہ کرناٹک لکھتے ہیں کہ ایک دوست کا چندہ تحریک جدید اڑھائی ہزار روپیہ قابل ادا تھا۔ ان سے ادائیگی کی درخواست کی گئی کہ تحریک جدید کا سال ختم ہونے میں صرف چند دن رہ گئے ہیں اس پر موصوف نے کہا کہ بارش کی وجہ سے پچھلے تین ماہ سے کام بالکل بند ہے اور آمد کی بھی کوئی امید نظر نہیں آ رہی تو اس پر کہتے ہیں میں نے انہیں کہا کہ ادائیگی کا ارادہ کر لیں اور خدا تعالیٰ سے دعا مانگیں۔ شام کو موصوف خود مشن ہاؤس آئے اور اپنا مکمل چندہ ادا کر دیا۔ میں نے ان سے پوچھا یہ کس طرح ہو گیا اتنی جلدی۔ کہنے لگے کہ بس یہ ارادہ کی برکت اور چندہ دینے کی برکت ہے ایک آدمی نے کچھ عرصہ سے میرے کچھ پیسے دینے تھے اور میں کئی مہینے سے اس کے چکر لگا رہا تھا وہ نہیں دے رہا تھا لیکن آج اچانک خود میرے گھر آیا اور میری رقم لوٹا دی۔

برکینا فاسو سے مبارک منیر صاحب مبلغ لکھتے ہیں کہ پیگو جماعت کے ایک مخلص احمدی الحاج ابراہیم کے دو بچے کچھ عرصہ سے بیمار تھے کافی علاج کروایا لیکن بہتری نہیں ہو رہی تھی ایک دن ہمارے معلم صاحب نے انہیں مالی قربانی کی تحریک کی تو انہوں نے اپنی استطاعت کے مطابق چندہ دیا اور دعا کی کہ اے اللہ میری قربانیوں کو قبول فرما اور میری اولاد کو جلد صحت یاب کر دے۔ کہتے ہیں کہ چند دن بعد ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے بچوں کی حالت کافی حد تک بہتر ہونے لگی ایک بچہ تو بالکل ٹھیک ہو گیا ہے اور دوسرے بچے میں کافی حد تک بہتری ہے۔

انڈونیشیا سے ایک خاتون واردی صاحبہ لکھتی ہیں کہ گذشتہ رمضان میں ہماری فیملی ایک مشکل میں مبتلا تھی میرے سسر بیمار ہو گئے انہیں ہسپتال داخل کروایا گیا ایک مہینہ تک ہسپتال میں زیر علاج رہے اسی دوران انکی حالت اس قدر تشویشناک ہوگئی کہ آئی سی یو میں داخل ہونا پڑا بچنے کی امید بہت کم تھی۔ پھر ان کو میرا خطبہ یاد آیا جو تحریک جدید کی برکات کے بارے میں تھا چنانچہ سب گھر والوں نے اکٹھے ہو کر فیصلہ کیا کہ ہم سب نے اسی ماہ رمضان میں تحریک جدید کی سو فیصد ادائیگی کرنی ہے اور سو فیصد ادائیگی کر دی اور مجھے بھی انہوں نے لکھا دعا کیلئے۔ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دعاؤں کے نتیجہ میں اور قربانی کے نتیجہ میں میرے سسر کی حالت بہتر ہونے لگی۔ چند دن بعد ڈاکٹر نے ان کو گھر واپس جانے کی اجازت دے دی۔ گھر پہنچنے پر جب پڑوسیوں کو پتا چلا کہ یہ تو بالکل ٹھیک ہو گئے ہیں تو ان کو بڑی حیرانی ہوئی یہ کیسے ممکن ہوا۔

کونگو برازویل کے معلم صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دوست معاویلی کا بچہ کافی دنوں سے بیمار چلا آ رہا تھا جب ان کے پاس چندے کی تحریک کے لئے گئے تو انہوں نے ادائیگی کر دی اور ساتھ ہی دعا کی کہ اے خدا اس چندے کی برکت سے میرے بچے کو شفا دے دے۔ یہ دوست بیان کرتے ہیں کہ چند دن بعد ہی میرے بچے کی صحت بحال ہو گئی اور میں خود حیران ہو گیا کہ کس طرح ہمارا خدا دعا قبول کرتا ہے اور ہماری حقیر قربانیوں کو بھی قبول فرما لیتا ہے۔

کینیڈا کی سیکرٹری تحریک جدید لجنہ لکھتی ہیں کہ ایک بہن نے بتایا کہ ان کے خاوند نے تحریک جدید میں ایک ہزار ڈالر کا وعدہ کیا تھا مگر کافی عرصہ سے بے روزگار تھا اس لئے ادائیگی نہیں ہو سکی۔ سال ختم ہونے میں ایک ہفتہ رہ گیا تو سیکرٹری مال ان کے گھر چندہ لینے آئے۔ ان کے خاوند اندر گئے اور بیگم سے کہا کہ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے اب کیا کریں اس پر اس خاتون نے کہا کہ ان کو خالی ہاتھ تو جانے نہیں دے سکتے اس کے پاس سیونگ تھی ایک ہزار ڈالر کی اس سے چندہ ادا کر دیا اور چندے کی برکت سے اسی ہفتے کے اندر ان کے خاوند کو سات ہزار ماہانہ کی جاب مل گئی۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے یہ واقعات بیان کرنے کے بعد اب میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے گذشتہ سال کے کچھ کوائف پیش کرتا ہوں۔ اس سال یکم نومبر سے تحریک جدید کا 85واں سال شروع ہو چکا ہے گزشتہ سال کی آمدہ رپورٹس کے مطابق 12.79 ملین سے زیادہ پاؤنڈ اللہ تعالیٰ نے مخلصین کو قربانی کرنے کی توفیق عطا فرمائی یعنی ایک کروڑ ستائیس لاکھ ترانوے ہزار پاؤنڈ۔ یہ گزشتہ سال کی نسبت اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو لاکھ بارہ ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔ باوجود دنیا کے نامساعد حالات اور بہت سارے ملکوں کی کرنسی کے ڈی ویلیو ہونے کے اللہ تعالیٰ نے پھر بھی توفیق عطا فرمائی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: مجموعی وصولی کے لحاظ سے پاکستان تو پہلے نمبر پر ہوتا ہی ہے، اس کے بعد جرمنی نمبر ایک ہے، برطانیہ نمبر دو، امریکہ نمبر تین، کینیڈا نمبر چار، پانچ نمبر پہ بھارت، چھٹے نمبر پر آسٹریلیا، ساتویں پر مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے، آٹھویں پہ انڈونیشیا ہے، نویں نمبر پہ گھانا ہے، دسویں نمبر پر مڈل ایسٹ کا ایک ملک ہے۔

دفتر اول کے کھاتے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام جاری ہیں جو پانچ ہزار نو سو ستائیس ہیں۔

انڈیا کی دس بڑی جماعتیں ہیں قادیان پنجاب، حیدرآباد تلنگانہ، پت پریم کیرالہ، چنائی تامل ناڈو، کالی کٹ کیرالہ، بنگلورو کرناٹک، کلکتہ بنگال، پنگاڑی کیرالہ، کنور ٹاؤن کیرالہ، یادگیر کرناٹک۔ صوبہ جات میں قربانی کے لحاظ سے انڈیا میں پہلا نمبر ہے کیرالہ کا پھر کرناٹک پھر تامل ناڈو و تلنگانہ جموں کشمیر پھر اڈیشہ پھر پنجاب پھر بنگال پھر دہلی اور مہاراشٹر۔

اللہ تعالیٰ ان سب قربانی کرنے والوں کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad